﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 4/ جون 2010ء | 20/ جمادی الثانی 1431 ہجری قمری ❁ 04/ احسان 1389 ہجری شمسی | شمارہ 23

قیامت کے ابتدائی نشان

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علامات قیامت کے اعتبار سے یہ نشان پہلے ہوں گے۔ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا اور چاشت کے وقت کیڑے کا لوگوں پر مسلط ہو جانا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب طلوع الشّمس حدیث نمبر 4059)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

اٹلی کی سرزمین سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست ٹرانسمیشن۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سان پیٹرو کے میئر اور احمدیہ مشن کے آرکیٹیکٹ کی حضور انور سے ملاقات۔ وینس، فلورنس اور پیساٹاور کی سیر۔

حضور ایدہ اللہ کی پُرجذب روحانی شخصیت سے متعلق غیروں کی طرف سے عقیدت و احترام کے بے ساختہ اظہار

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

پانچویں قسط

16/ اپریل 2010ء

16 اپریل 2010ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پونے دو بجے دوپہر ہوٹل سے ''بیت التوحید'' کیلئے روانہ ہوئے جہاں آپ نے دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ایم ٹی اے کی ٹیم کی آمد

انٹرنیٹ کے ذریعہ MTA پر اس خطبہ کی LiveTransmission کیلئے جمعرات کو ایم ٹی اے کی ٹیم نے بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے اٹلی پہنچنا تھا مگر Iceland میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کی وجہ سے Flights منسوخ ہونے کے بعد انہیں یہ طویل سفر بذریعہ کار طے کرنا پڑا۔ جمعہ کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ MTA کی ٹیم کی کوئی خبر ہے؟ بتایا گیا کہ رات کو بارہ بجے فون پر ان سے بات ہوئی تھی۔ اس وقت وہ فرانس اور اٹلی کے بارڈر سے کوئی ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر تھے اور ابھی تقریباً چھ گھنٹے کا سفر باقی تھا۔ اس کے بعد پھر رابطہ نہیں ہوا۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ کس route سے آرہے ہیں؟ محترم صدر صاحب نے عرض کی کہ فرانس سے گزرنے کے بعد جنیوا کے قریب سے ایک Rout اٹلی کو آتا ہے جو Turin کے پاس سے گزر کر Bologna کی طرف آتا ہے اور وہ اسی راستے سے آرہے ہیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ نے تازہ صورتحال پتہ کرنے کی ہدایت فرمائی تو فون کرنے پر پتہ چلا کہ اب وہ مشن ہاؤس سے تقریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کسی لوکل دوست سے ان کی بات کروادیں تا کہ وہ انہیں ٹھیک طریقہ سے راستہ وغیرہ سمجھادیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس طرح پوری تسلی ہونے کے بعد حضور انور اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ Internet streaming کے ذریعے relay ہونا تھا اور اس کے لئے تجربات اگرچہ پہلے کر لئے گئے تھے اور ان میں streaming ٹھیک بھی رہی تھی لیکن internet speed میں کمی بیشی ہوتے رہنے کی وجہ سے منتظمین کو فکر تھی کہ کہیں خطبہ کے دوران یہ رابطہ منقطع نہ ہو جائے۔ اس خیال سے Backup کے طور پر ایک فون لنک بھی رکھا ہوا تھا تا کہ کم از کم Audio رابطہ تو جاری رہے لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران internetspeed مطلوبہ سطح پر آکر stabilise ہوگئی اور اٹلی کی سرزمین سے یہ خطبہ جمعہ کسی قسم کی مشکل کے بغیر ساری دنیا میں MTA کے ذریعہ صاف طور پر سنا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اٹلی کی سرزمین سے پہلی بار خطبہ جمعہ کی براہ راست ٹرانسمشن

حضور کے اس خطبہ کے اہم نکات افادۂ عام کے لئے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور نے تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں احبابِ جماعت کو عبادت تقویٰ، شکرگزاری، باہمی بھائی چارہ، اصلاحِ نفس اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت سے وابستہ رہنے اور اطاعت و احترام کے رشتہ کو مضبوط تر کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ اٹلی کی جماعت کو یہ جگہ دو سال پہلے خریدنے کی توفیق ملی۔ سنٹر کے حصول میں گو کچھ مشکلات پیش آئیں جن کی ایک وجہ اسلام مخالف لوگ ہیں اور دوسری عام مسلمانوں کی اسلام کو بدنام کرنے والی حرکات۔ لیکن جیسے جیسے اس علاقے کے لوگوں، ہمسایوں، کونسلرز اور میئر کو جماعت کی امن پسندی کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارے حق میں آواز اٹھائی اور اسی بات کا اعادہ میئر نے ہماری ایک استقبالیہ تقریب میں بھی کیا کہ جماعت کو مرکز بنانے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہئے۔

حضور نے اٹلی میں مبلغ بھجوانے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو اصلاحِ نفس اور نیک نمونہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں جس کے ایک حصہ میں عیسائیت کی خلافت کا مرکز ہے۔ یہاں پاپائیت کے نظام کو قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت بھی کیتھولک عیسائیوں کی ہے جو پوپ کے ماننے والے ہیں۔ یہاں فی الحال باقاعدہ مبلغ نہیں ہے۔ آپ سب اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ انتظامیہ سمجھ جائے کہ جس جماعت کے عام لوگ اتنے اچھے ہیں ان کے مشنری کا بھی بہت اعلیٰ معیار ہوگا۔ اس لئے ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے کی ضرورت ہے۔

حضور نے پورے ملک میں مبلغین اور مساجد کا جال بچھانے اور مسیحِ محمدی کے ماننے والوں کی کثرت ہونے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور اس مقصد کے حصول کیلئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنے عہدِ بیعت کا پاس کریں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کے تعلق کو مضبوط کریں۔ عیسائیت نے جس تثلیث کو کئی صدیوں میں پھیلایا ہے آپ اسے پھر توحید میں بدل دیں۔ تقویٰ میں ترقی کریں۔ اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھیں۔ اپنی حالتوں پر غور کریں۔ آپس کے تعلقات کو بھائی چارے کی مثال بنا دیں۔

حضور نے جماعت اٹلی سے تعلق رکھنے والے مختلف اقوام کے افراد سے مخاطب ہوکرانہیں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ یہاں کی جماعت کی اکثریت تو پاکستانی احمدیوں کی ہے جنہیں یہاں مذہبی لحاظ سے سکون ملا ہے اور اکثریت کے مالی حالات بھی اچھے ہوئے ہیں۔ دوسری بڑی تعداد افریقن (بالخصوص غانین) احمدیوں کی ہے۔ افریقنوں کے بڑوں نے تثلیث کو چھوڑ کر توحید کو اختیار کیا تھا۔ اس لئے آپ کی ذمہ داری ہے کہ عیسائیوں کو توحید کا پیغام پہنچائیں۔ اٹلی میں آباد مراکش اور الجزائر کے احمدیوں سے آپ نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ان میں سے بعض نے مجھے ملاقاتوں کے دوران بتایا ہے کہ انہیں احمدیت کی سچائی خوابوں کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ فرمایا احمدیت قبول کرنے کی توفیق پانا یقیناً ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہے اور خداتعالیٰ کا احسان ہے۔ پس اس احسان پر شکر کریں۔ آپ اپنی تمام زندگی بھی کوشش کریں تو اس کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔ تاہم اس کی شکرگزاری کے اظہار کے طور پر اپنے ہم قوموں اور ہم وطنوں کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔ حضور نے بنگالی احمدیوں کو بھی اسی نہج پر کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور نے عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک عبادت کرنے والا انسان ہی حقیقی عبدِ رحمان کہلا سکتا ہے۔ نماز تمام عبادات کا مغز ہے۔ آپ بھی مسجد بنانا چاہتے ہیں اور روم کے احمدیوں نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا ہے لیکن اگر پانچ نمازیں ادا کرنے کی طرف ہی آپ کی توجہ نہیں تو سنٹر کی عمارت یا مسجد کا کیا فائدہ؟ نمازوں کی سستی دور کرنے کے لئے دعا کے خطوط لکھنے والوں کو نصیحت فرمائی کہ میری دعائیں بھی اس وقت کام کریں گی جب آپ خود بھی کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔

حضور نے اسلامی اصول کی فلاسفی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کا مقصدِ پیدائش خدا کی پرستش ہے اور اسی سے سچی خوشحالی ملتی ہے۔

حضور نے خلافت کے بابرکت نظام کی اہمیت اور برکات کا بھی تذکرہ فرمایا کہ آج امتِ مسلمہ میں یہ بات بڑی شدّ ومدّ سے کہی جارہی ہے کہ اسے سنبھالنے کے لئے نظامِ خلافت ہونا چاہئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے جس نظامِ خلافت کو چلایا ہے اسے مسلمانوں کی اکثریت ماننے کو تیار نہیں اور نہیں سمجھتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی ہے جس میں فرمایا کہ ''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو''۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان فرمایا ہے جو آپ کو مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی ہے اور نظامِ خلافت کے سائے میں لاکر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے۔ اس لئے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے کیلئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی شرط رکھی ہے اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری کی طرف تبھی توجہ ہوگی جب ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن میں ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ اس ضمن میں حضور نے سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 103 پیش فرمائی جس میں مومنوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے مطابق اختیار کرو اور تم پر ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ فرمایا کہ انسان پر کسی وقت بھی کمزوری کی حالت آسکتی ہے اس لئے انجام بخیر کی دعا بھی بڑی اہم اور ضروری دعا ہے۔

حضور نے احبابِ جماعت کو حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی نصیحت فرمائی اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پیش فرمایا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔

حضور انور نے نظامِ جماعت کی اطاعت اور احترام کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر فردِ جماعت کا اپنے عہدے دار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ اور ہر عہدے دار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کے اعلیٰ معیار پر فائز ہونا چاہئے۔

انتظامی نقطہ نظر سے ایک اصلاح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرہ میں بیشک آزاد ہیں اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں لیکن ان کا ہر عہدے دار بھی عام فرد جماعت کی طرح جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اطاعت لازمی ہے۔ تبلیغی کوششوں کے پھل دیکھنے کے لئے یکجان ہوکر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں اور اختلاف کی بات کو میرے علم میں بھی لائیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔

حضور نے احبابِ جماعت اور عہدیداروں کو بالخصوص اعلیٰ نمونے قائم کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جمعہ کی نماز کے بعد جب حضور انور Marquee سے باہر تشریف لائے تو مکرم منیر عودہ صاحب سامنے کھڑے نظر آئے۔ حضور نے ان کو بلا کر پہلے خیریت پوچھی اور پھر دریافت فرمایا کہ کیا streaming ٹھیک ہوگئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور ٹھیک ہوگئی تھی اور کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب جاکر آرام کرلیں۔

جمعہ سے قبل محترم صدر صاحب نے حضور سے لجنہ کی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جمعہ کے بعد حضور انور چند منٹ کیلئے لجنہ کی طرف تشریف لائیں اور اس پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ کوئی ضرورت تو نہیں۔ ملاقاتیں ہوگئی ہیں۔ پھر جمعہ کی نماز کے بعد یہی درخواست محترم مربی صاحب نے بھی کردی تو حضور انور نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو پہلے محترم صدر صاحب کو دے چکے تھے۔ تاہم جب حضور انور اپنی کار کے قریب پہنچے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالیٰ کو کار میں بیٹھے ہوئے نہ دیکھا تو فرمایا کہ ابھی آئیں نہیں؟ کسی نے کہا کہ وہ کہہ رہی ہیں کہ حضور کی لجنہ کی طرف تشریف آوری کا انتظار ہے۔ اس پر حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس طرح لجنہ کی یہ خواہش بھی خدا نے پوری کردی کہ وہ حضور انور کے دیدار سے اپنی آنکھیں ایک دفعہ اور ٹھنڈی کرسکیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ واپس ہوٹل Med تشریف لے گئے اور پھر ساڑھے پانچ بجے شام ملاقاتوں کے لئے دوبارہ ''بیت التوحید'' تشریف لائے۔ آج ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے 34 فیملیوں اور 33 افراد سے الگ الگ ملاقاتیں کیں اور ایک بچی عزیزہ مہوش دانیہ بنت مکرم ظہیر احمد صاحب جاوید سے ملاقات کے دوران قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر اس کی آمین بھی کروائی۔ گزشتہ روز بھی حضور انور ایدہ اللہ نے قدرے بڑی نظر آنے والی ایک اور بچی کی آمین بھی ان کی ملاقات میں کروائی تھی۔ بارک اللہ لھم۔ آج ملاقات کرنے والوں میں عرب، بنگلہ دیشی، غانین اور پاکستانی احباب وخواتین شامل تھے۔

ایک دوست جو کہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی بیوی کے ساتھ ملاقات کے لیے جمعہ کے روز آئے۔ ان کی اہلیہ پولینڈ سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضور نے دونوں سے پوچھا کہ کب بیعت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بیوی نے ابھی بیعت کرنی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ جمعہ کے بعد بیعت میں شامل نہیں ہوئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بلند آواز سے الفاظ بیعت نہیں دہرائے لیکن دل میں دہراتی رہی ہوں تو حضور انور نے فرمایا کہ پھر بیعت ہوگئی ہے۔

اس کے بعد پھر حضور نے ان سے دریافت فرمایا کیا آپ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ جی حضور اور ساتھ ہی اپنی ٹوپی اتار کر اپنے ماتھے پر بنا ہوا نشان دکھایا۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ بہت اچھا اور پھر نصیحتاً فرمایا کہ دعائیں کریں اور اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ان صاحب نے عرض کی کہ ان کو اٹلی میں residence کے کاغذات کے حصول میں کچھ پیچیدگی تھی۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کا خط لکھا تو یہ مسئلہ غیر متوقع طور پر اچانک حل ہوگیا۔ اس کے علاوہ یہ خواہش تھی کہ میری بیوی بھی بیعت کرلے اور آج یہ خواہش بھی پوری ہوگئی ہے۔ اب تیسری خواہش اولاد کی ہے۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور نے ان کے حق میں دعائیہ کلمات فرمائے۔ اللہ اپنے فضل سے انہیں نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔

ایک اور دوست نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ بیعت کرنے سے قبل انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی شکل حضور سے ملتی تھی۔ بعد میں انہوں نے جب MTA پر حضور انور کو دیکھا تو یقین ہوگیا کہ خواب میں آپ ہی کو دیکھا تھا اور اس کے فوراً بعد بیعت کرلی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب ان کی عمر کوئی 17 سال تھی تو تب انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کے ہاتھوں سے روشنی نکل رہی تھی۔ خواب میں ہی ان کو پتہ تھا کہ یہ حضرت رسول کریم ﷺ ہیں لیکن ان کا چہرہ مبارک آپ (یعنی حضور انور) سے مشابہت رکھتا تھا۔ انہوں نے کہا حضور مجھے اس طرح کی بہت خوابیں آتی ہیں تو حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خوابوں کو اچھے رنگ میں پورا کرے۔

ان صاحب نے اپنی کچھ ذاتی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی بیوی نے طلاق مانگ لی ہے تو کیا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دے دینی چاہئے؟ حضور نے فرمایا کہ صلح کی کوشش کریں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو طلاق دینا ہی بہتر ہے۔

ایک اور دوست جو کہ ملاقات کیلئے اپنی بیوی کے ساتھ آئے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ اولاد نہیں ہے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا بھی کی اور طبی نقطہ نظر سے چند سوال بھی کئے اور پھر فرمایا کہ ساری تفصیل مجھے خط میں لکھ کر دیں میں انشاء اللہ دوائی بھی تجویز کروں گا۔

عرب دوستوں کی ملاقاتوں کے دوران محترم عبدالفاطر ملک صاحب کو اٹالین میں ترجمہ کرنے کی سعادت ملی جبکہ بعض ملاقاتوں کے دوران محترم منیر عودہ صاحب (آف لندن) کو بھی عربی میں ترجمانی کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی۔

ملاقاتوں کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ نماز کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو راستے میں کھڑے چند دوستوں کو چائے پیتے دیکھ کر بڑی شفقت سے لیکن بے تکلف انداز میں فرمایا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ پہلے نماز پڑھ لیں۔ چائے بعد میں پی لیں۔ ان دوستوں نے فوراً چائے وہیں چھوڑی اور نماز کے لئے چل دیئے۔

میئر اور آرکیٹیکٹ سے ملاقات

آج ملاقاتوں کے دوران پونے سات بجے San Pietro in Casale کے میئر جناب Roberto Bruneli بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کی ملاقات کا اہتمام مشن ہاؤس کے آرکیٹیکٹ صاحب کی خواہش پر کیا گیا تھا۔ پہلے تو حضور اقدس نے ان دونوں سے کی خیریت دریافت کی اور پھر فرمایا کہ مسجد کے بارہ میں کیا سوچا ہے؟

میئر نے وضاحت کی کہ مشن ہاؤس والی زمین پر مسجد تعمیر کرنے کی اجازت کا procedure پیچیدہ ہے کیونکہ یہ زرعی علاقہ ہے اور اس کی change of designation کا اختیار لوکل میونسپلٹی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ صوبائی سطح پر اس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی متبادل جگہ دیکھنی پڑے گی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ذہن میں کوئی متبادل جگہ ہے تو انہوں نے کہا کہ یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر دو جگہیں ہیں جہاں پرانی عمارتیں ہیں اور recovery and renovation کے پراجیکٹ میں مسجد کی تعمیر کا پراجیکٹ بھی شامل کروانے کی کوشش کی جاسکتی ہے لیکن یہ کام بھی پیچیدہ ہے اور اس کیلئے کافی سوچ سمجھ کر چلنا ہوگا۔ نیز یہ کہ اس پراجیکٹ میں لوکل کمیونٹی کے ساتھ exchange کا کوئی پہلو بھی رکھنا ضروری ہوگا اور اس کے لئے ہمارے موجودہ مشن ہاؤس کی جگہ کا ہماری ملکیت ہونا بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ہمیں اس کا ادراک ہے۔

آخر میں آرکیٹیکٹ صاحب نے مزاح کے رنگ میں کہا کہ میں تین دن میں تیسری بار حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کررہا ہوں۔ کہیں حضور مجھے دیکھ دیکھ کر اُکتا تو نہیں گئے۔ اس پر حضور نے بڑی شفقت کے

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر96

ایک نابغہء روزگار شخصیت
حضرت محمد حلمی الشافعی صاحب مرحوم (2)

پچھلی قسط میں ہم نے محترم حلمی الشافعی صاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی اور ایک انٹرویو کے حوالے سے ان کے قبول احمدیت تک کے بعض اہم واقعات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں کچھ اور ایمان افروز واقعات پیش ہیں۔

محترم حلمی الشافعی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

1967ء میں سیناء میں پٹرول کی فیلڈز بند ہوگئیں اور تمام کام کرنے والوں کو مصر سے باہر نکلنا پڑا۔ میں پہلے سوڈان گیا جہاں لوگوں میں صرف نام کا اسلام باقی تھا۔ ان کی نماز روحانیت سے بالکل عاری تھی اور وہ ایسی نماز ہرگز نہ تھی جو روحانی ترقی اور خدا کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے اور جس میں مسلمانوں کی عظمت شان اور ان کی وحدت کی تصویر نظر آتی ہے۔

طاقتور جنّ

محترم حلمی صاحب نے اپنے قیامِ سوڈان کا ایک واقعہ بطور خاص مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو سنایا تھا جو مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی زبانی کچھ یوں ہے:

حلمی صاحب نے بتایا کہ سوڈان میں لوگ جنّوں کے بارہ میں توہمات کا شکار ہیں اور ان کے ذہنوں میں اس بارہ میں عجیب وغریب خرافانہ خیالات اور اعتقادات راسخ ہو چکے ہیں۔ایک دفعہ انہوں نے بعض مولویوں کو کہا کہ اگر واقعی تمہارے خیالات درست ہیں تو مجھ پر ان جنّوں کو مسلّط کر کے دکھا دو۔ چنانچہ انہوں نے کوشش کی اور جب ناکام ہوئے تو کہنے لگے کہ تمہارا جنّ باقی لوگوں کے جنّوں سے زیادہ طاقتور ہے۔اس لئے تم پر کوئی دوسرا جن اثر انداز نہیں ہوسکتا۔

سفرِ ہندو پاکستان

حلمی صاحب اپنے انٹرویو میں مزید فرماتے ہیں کہ:

جب میں نے بیعت کی تو محض عقل، علم اور دلائل کی بنا پر کی تھی۔ لیکن اسے تو حقیقی اسلام نہیں کہا جاسکتا بلکہ میرے نزدیک حقیقی اسلام یہ ہے کہ اس کی تعلیم اور اس کے احکام کی عملی شکل مومنوں میں نظر آئے اور یہ عملی شکل ایک دو یا دس بیس مومنوں میں نہ ہو بلکہ ایک کثیر جماعت اس کا نمونہ اور مثال ہو۔ یہ مثال دیکھنے کا تجربہ مجھے اس وقت ہوا جب میں کام کے سلسلہ میں مصر سے باہر نکلا اور خصوصاً سوڈان کے بعد جب بسلسلہ ملازمت خلیج کے علاقہ میں گیا کیونکہ وہاں سے مجھے پاکستان جانے اور اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق ملی۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی تجویز پر ہم نے انڈیا اور پاکستان جانے کا پروگرام بنایا۔ پروگرام کے مطابق ہم پہلے انڈیا گئے جہاں کشمیر میں قبر مسیح ناصری علیہ السلام کی زیارت کی اور بعد میں ربوہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوگئے۔

جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ

یہ ہمارا مرکزی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا پہلا موقعہ تھا۔ ذرائع رسل ورسائل کی کمی اور عرب ممالک میں موجود احمدیوں کا مرکز کے ساتھ فعّال رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ذہنوں میں جلسہ سالانہ کے بارہ میں کوئی خاص تصور نہ تھا۔ یہاں آکر پتہ چلا کہ دو چار سو یا چند ہزار کی بات نہیں بلکہ تقریباً سوا دولاکھ کے قریب لوگوں کا جم غفیر اپنے پیارے امام کی زبان مبارک سے نصیحتوں اور معارف کے پھول اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے بے قرار تھا۔ یہ لوگ روحانی زاد لینے اور پوری دنیا میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے لئے اپنے امام سے راہنمائی حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوئے تھے۔ہم سب اکٹھے تھے اور کوئی غیر ہم میں موجود نہ تھا جس کی بنا پر یہ سوچا جاسکتا کہ شاید یہ کوئی دکھاوا ہو، بلکہ وہاں جو کچھ بھی تھا ایک کھلی کتاب کی طرح ہم سب کی نظروں کے سامنے تھا۔ان لوگوں میں مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا عملی نمونہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مجھے اس جلسہ میں ایسے محسوس ہوا جیسے میں صحابہ کرام کے زمانہ میں پہنچ گیا ہوں ۔ہم رات تہجد میں اور دن روح پرور خطابات سننے میں گزارتے تھے۔ یہ درست ہے کہ یہ جم غفیر زیادہ تر غریب لوگوں پر مشتمل تھا۔ان کا کھانا بھی بہت سادہ تھا ، ان کے اٹھنے بیٹھنے میں سادگی نمایاں تھی، نہ بیٹھنے کو کوئی اعلیٰ درجہ کا فرنیچر تھا بلکہ سب کے سب گھاس پھوس بچھا کر اسی پر ہی بیٹھتے تھے۔ نہ کھانے کے لئے سونے چاندی کے برتن یا قسما قسم کے کھانے تھے بلکہ ہر چیز میں سادگی ایک عجیب حسن پیدا کر رہی تھی۔ دراصل یہی حقیقت اسلام ہے اور یہی احمدیت کا عملی نمونہ ہے۔ایسے جلسے اسلامی معاشرہ کا صحیح تصور پیش کرنے والے ہیں جن میں انسان کو ایک عجیب روحانی غسل نصیب ہوتا ہے اور وہ خدا کے قرب کی منازل کو بڑی تیزی سے طے کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات

اس سفر میں میری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔ اور مجھے پہلی دفعہ احساس ہوا کہ خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے اور خلافت کیا چیز ہے۔ حضور انور رحمہ اللہ کے چہرہ مبارک پر تواضع ، محبت اور تقویٰ نمایاں تھا۔ حضور انورؒ سے میری دو دفعہ ملاقات ہوئی اور دونوں دفعہ ہی حضور نے مجھے معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ الحمدللہ۔

میرے آنسو چھلک پڑے

یہ میرا پہلا موقعہ تھا کہ مصر سے باہر میں افراد جماعت احمدیہ سے مل رہا تھا اور ان کو دیکھ رہا تھا۔ اس سے قبل صرف ایک بار ایسا ہوا کہ ایک مبلغ سلسلہ افریقہ کے کسی ملک میں جاتے ہوئے مصر ٹھہرے تو ہم نے ان کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کی تھی۔ ان کی تلاوت قرآن سن کر مجھے بہت لطف آیا۔ شاید اس سے قبل میں نے اتنی اچھی اور اس قدر تاثیر والی تلاوت نہ سنی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور ان کی تلاوت قرآن کے دوران ہی بے اختیار میرے آنسو چھلک پڑے۔ لیکن جب نماز کے بعد میں نے اپنے دائیں بائیں نظر دوڑائی تو معلوم ہوا کہ تقریباً سب پر ہی میرے جیسی حالت طاری ہے۔

مثالی جماعت

میں نے چونکہ عربی لباس پہنا ہوا تھا اس لئے کئی احباب محض تعارف کی غرض سے آکر پوچھتے تھے کہ آپ کا تعلق کس ملک سے ہے۔ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو خلیج کے ممالک میں کام کرتے تھے اور جب انہیں پتہ چلا کہ میں بھی وہیں ہوتا ہوں تو انہوں نے میرے ساتھ اپنے ایڈریسز وغیرہ کا تبادلہ کیا۔ یوں مجھے ایک اور موقع ملا کہ میں ان لوگوں کو ان کے گھروں میں اور کام کے دوران اور عام روزمرہ کے میل جول میں دیکھ سکوں۔ یہ احمدی میرے گھر آتے جاتے تھے اور میں بھی ان کے ہاں جاتا اور مختلف مواقع پر ان سے ملتا جلتا رہتا تھا۔ اس میل جول اور باہمی رابطے نے مجھے جماعت احمدیہ کی حقیقت سے روشناس کروایا اور میرے دل سے یہ صدا نکلی کہ یہی تو مثالی جماعت ہے جس کا قیام پوری دنیا میں ہونا چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگ درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے، ہاں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ احمدی دیگر تمام مسلمانوں سے عبادت، اخلاق ، میل جول اور باہمی تعاون میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ نیز جماعتی تعلیمات پر عمل اور امام وقت کی اطاعت کے پابند تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ان میں خیر ہی خیر دیکھی۔ اور انہیں ایک حقیقی مسلمان کا نمونہ پایا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ادب واخلاق کے پابند ہیں، ان کے کاموں میں لوگ ان کے نیکی تقوی اور امانت کی گواہی دیتے ہیں۔ گو کہ ہمارے اردگرد بہت سے عرب اور غیر عرب مسلمان کام کرنے والے بھی تھے لیکن احمدی لوگ ہی ان سب میں ممتاز حیثیت کیوں رکھتے تھے؟ لازمی طور پر احمدی تعلیم وتربیت نے ہی انہیں اس منصب پر فائز کیا تھا۔

امام سے محبت کی ایک جھلک

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بیمار ہوئے تو میں نے دیکھا کہ احمدی صدقہ اکٹھا کر رہے تھے اور آپ کی شفایابی کے لئے ایک دوسرے کو دعا کی تحریک کر رہے تھے۔ بلکہ میں نے تو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ ایسے لوگ دیکھے جو اپنے امام کی علالت کے دکھ میں رو رہے تھے اور بڑے تضرع کے ساتھ دعائیں کر رہے تھے۔ یہ تعلق میں نے جماعت احمدیہ سے باہر کہیں نہیں دیکھا تھا۔ وہاں تو لوگ زیادہ سے زیادہ اپنے والد یا بھائی یا بیٹے کے لئے روتے ہوں گے لیکن کسی امام یا حکمران کے لئے رونا بالکل غیر معمولی امر ہے۔اس کے برعکس احمدیوں کو توان کا امام ان کے اہل واولاد اور سب رشتہ داروں سے بڑھ کر محبوب تھا۔ یہی اسلامی معاشرہ کا مثالی نمونہ ہے کہ اس کے افراد امام وقت کے ساتھ اسی طرح کا اخلاص اور محبت اور احترام کا تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بڑے بڑے ابتلاؤں میں ثابت قدم رہتے ہیں اور امام وقت کے ساتھ ان کا یہ تعلق انہیں سب کچھ برداشت کرنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ امام وقت کا حوصلہ افزائی کا ایک کلمہ ان کے سارے آنسو پونچھ ڈالتا ہے اور وہ نئی روح کے ساتھ بغیر کسی پرواہ کے عشق و وفا کی راہوں پر رواں دواں رہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات

مجھے بعد میں بھی ربوہ میں متعدد جلسوں میں شرکت کا موقعہ ملا۔ ان میں سے ایک جلسہ پر میں نے ایک شخص دیکھا جو اپنی چال ڈھال اور ظاہری وجاہت وہیبت کے اعتبار سے کسی فوجی افسر سے کم نہ لگتا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت خلیفہ ثالثؒ کے چھوٹے بھائی مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔

پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی وفات ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسند خلافت پر فائز فرمایا تو میں نے حضور انور سے ربوہ میں ملاقات کی اور حیران رہ گیا کہ حضور کی خلافت کے بعد کی شخصیت اس سے بالکل مختلف ہے جو میں نے قبل از خلافت دیکھی تھی۔ شاید خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کو بعض خاص صفات کی ردائیں بھی اوڑھا دیتا ہے جو اس پہلی شخصیت کو یکسر بدل کے رکھ دیتی ہیں۔ اس وقت سے میرے دل میں آپ کی محبت گھر کرگئی۔ اور میرے ذہن سے وہ فوجی افسر کی تصویر غائب ہوگئی اور اسکی جگہ ایک نہایت محبت وشفقت کرنے والے فرشتہ سیرت امام کی تصویر آگئی۔ الحمدللہ۔

لندن میں آمد

پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس سے بھی بڑا فضل فرمایا جب میرے برطانیہ آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بعض کام میرے سپرد کئے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے اور آپ کی شخصیت سے فیض پانے کے نتیجہ میں مجھ پر احمدیت کی حقیقت مزید آشکار ہوتی گئی۔ میں نے جماعت کو آپس میں پیار ومحبت اور رحم وشفقت کے رشتوں سے جڑے ہوئے ایک وجود کی طرح پایا تو حدیث نبوی میں مذکور مسلمانوں کی ایک جسم کی مثال کی عملی صورت میری آنکھوں کے سامنے آگئی ۔میرا اپنا تعلق ایک اسلامی ملک سے ہے۔ میں اسلامی ماحول میں پلا بڑھا اور بہت سے اسلامی ممالک میں گیا لیکن اس طرح کا باہمی پیار ومحبت اور عزت واحترام کے جذبات اور الفت ومودت کی فضا میں نے کہیں نہ دیکھی۔ مزید برآں خلیفہ وقت سے غیر معمولی محبت کا تعلق اور اس کے ارشادات کی اطاعت کے لئے والہانہ جوش بے نظیر تھا۔ کاش کہ لوگ اس نعمت کی لذت اور اس محبت کی چاشنی کو محسوس کرسکیں۔

عربوں کے لئے میرا پیغام

یہ درست ہے کہ ابتدا میں عربوں کو اسلام پھیلانے کا عظیم کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی لیکن اب نہ صرف عربوں بلکہ تمام مسلمانوں کی حالت قابل رحم

ہے۔ ہر طرف سے وحدت اور اتحاد کی آوازیں تو آتی ہیں لیکن کبھی یہ سیاسی بنیاد پر ہوتی ہیں اور کبھی دیگر دنیاوی مصلحتوں کی بنیاد پر۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ان بنیادوں پر کبھی بھی اتحاد قائم نہیں ہوئے اور اگر وقتی طور پر ہو بھی جائیں تو دیرپا نہیں رہتے۔ دائمی اتحاد کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ امام وقت کے ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں۔ پس آئیں اور اس امام مہدی کے پیچھے ہو لیں جس کے بارہ میں رسول کریم ﷺ نے خبر دی تھی کہ وہ احیائے دین کے لئے مبعوث ہوگا۔ یاد رکھیں کہ مسلمان سیاسی طور پر کبھی بھی اس اسلحہ کی بنیاد پر اپنے پاؤں پر نہیں کھڑے ہو سکتے جسے وہ اپنے دشمنوں سے خریدتے ہیں، اور مادی طور پر کبھی اس امداد یا قرض کی بنا پر ابھر نہیں سکتے جو وہ ان غیر ملکوں سے لیتے ہیں۔ بلکہ اس کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ اس امام کی اتباع میں آجائیں جسے خدا نے کھڑا کیا ہے۔ پس عربوں سے میری درخواست ہے کہ آج یہ موقعہ جو انہیں ملا ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیں اور آنحضرت ﷺ کے شاگرد اور غلام صادق کی جماعت میں شامل ہو جائیں جس کے عہد میں اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مقدر ہے۔

آخری بیماری

جنوری 1996 میں حلمی صاحب مصر میں تھے کہ وہاں انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور ڈاکٹروں نے انہیں سفر سے روک دیا لیکن اس جانثارِ خلافت کی یہ حالت تھی کہ بار بار ڈاکٹروں کو کہتا تھا کہ میں ٹھیک ہوں، مجھے لندن جانے دو۔ جب حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی خدمت میں یہ خبر پہنچی تو حضور انور نے بھی انہیں حصول صحت تک وہیں رکنے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن جیسے اس کی صحت اور چین سکون تو خلافت کے دربار میں پہنچ جانے کے ساتھ ہی جڑا ہوا تھا۔ اس لئے اپنا ملک، اہل وعیال، عزیز واقارب کی قربت ان کے لئے بے معنی تھی۔ وہ تو بس خلیفہ وقت کے در پر پہنچنا چاہتے تھے۔ لہذا کسی طرح ضد کر کے ڈاکٹروں سے سفر کرنے کی اجازت لے لی اور لندن چلے آئے۔ حضور انور کے ارشاد پر ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے ان کا چیک اپ کیا اور مکمل بیڈ ریسٹ کا مشورہ دیا، بلکہ کمپیوٹر پر بھی کام کرنے سے روک دیا۔ ابھی دو دن نہ گزرے تھے اور آپ کی حالت جوں کی توں تھی بلکہ چلنے پھرنے میں بھی خاصی دشواری تھی پھر بھی اسی حالت میں رسالہ التقویٰ کے لئے بعض مضامین تیار کرنے میں لگ گئے۔

حضور انور کو ان کی بیماری کی مکمل رپورٹ پہنچی تو حضور نے ہومیوپیتھی ادویہ کے ساتھ پھلوں سے بھری ایک ٹوکری بھی ارسال فرمائی نیز یہ پیغام بھی بھیجا کہ میں رمضان کی مصروفیت کی وجہ سے نہیں آسکتا ورنہ خود آپ کی عیادت کے لئے اسلام آباد آتا۔ بہرحال آپ آرام فرمائیں اور جب آپ چند دنوں تک مسجد فضل کے قرب میں اپنے نئے گھر میں منتقل ہو جائیں گے تو میں خود آپ کا علاج کروں گا۔

مکرم عبدالمومن صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضور انور کا یہ پیغام اور آپ کا تحفہ حلمی صاحب کو دیا تو آپ آبدیدہ ہو گئے پھر بولے: حضور انور مجھ سے اس قدر محبت کیوں کرتے ہیں؟ خدا کی قسم حضور کی یہ محبت میری جان لے لے گی۔

شاید یہ شعر ان کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے:

کہتے تھے تجھ کو لوگ مسیحا مگر یہاں
اک شخص مر گیا ہے تجھے دیکھنے کے بعد

آخری ایام کی باتیں

مکرم نصیر احمد قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

منگل 6 فروری 1996ء کو خاکسار ان کی عیادت کے لئے جب اسلام آباد میں ان کے گھر پر حاضر ہوا تو حسب معمول بڑی محبت سے مسکراتے ہوئے ملے۔ کہنے لگے کہ مصر میں چالیس دن تک میں بستر پر سیدھا نہیں لیٹ سکا بلکہ بیٹھے ہوئے تکیے گود میں رکھ کر ان پر سر ٹکا کر سوتا رہا۔ یہاں ہیتھرو ایئر پورٹ پہنچا تو ایئر پورٹ والے وہیل چیئر لانا بھول گئے، پیدل چل کر ٹرمینل سے باہر آیا۔ یہاں اسلام آباد پہنچا تو مجھے سکون مل گیا۔ بیگم نے کہا کہ آپ تھک گئے ہوں گے آرام کر لیں تو میں بستر پر جا کر سیدھا لیٹ گیا۔ بیگم نے دیکھا تو خوشی سے بے تاب ہو کر اسی وقت مصر بچوں کو فون کیا کہ تمہارے ابّا آج اتنے دنوں بعد پہلی بار بستر پر سیدھے لیٹ کر سوئے ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ اگرچہ میرے بچے مصر میں ہیں لیکن یہ میرا گھر ہے۔ میں یہاں بہت خوش ہوں۔ میں جلد سے جلد یہاں آنا چاہتا تھا۔ وہاں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ میں حضور کے پاس جانا چاہتا تھا۔

میں نے پوچھا کہ اب کیسا محسوس کرتے ہیں؟ تو فرمانے لگے کہ حضور نے میرے لئے احمدی ڈاکٹر کو بھیجا اور ساتھ ہی رقّت سے آواز گلوگیر ہو گئی۔ پھر کہنے لگے اس ڈاکٹر نے میرا معائنہ کیا اور حضور نے وہ دیکھو ادویہ بھیجی ہیں۔ میں نے کہا کہ حضور آپ کو بہت یاد کرتے رہے۔ ترجمۃ القرآن کلاس میں بھی آپ کے متعلق عبدالمومن صاحب سے دریافت فرماتے رہے اور ساری دنیا کے احمدی آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

ایسی حالت میں بھی مجلّہ التقویٰ کے مضامین کے متعلق بات شروع کر دی کہ حضور کا رمضان المبارک سے متعلق پہلا خطبہ مل جائے تو اس کا ترجمہ کر کے اس ماہ کے ایشو میں دینا چاہتا ہوں، رسالہ لیٹ ہو رہا ہے۔ میں نے کہا آپ یکدم زیادہ بوجھ نہ لیں۔ آہستہ آہستہ انشاء اللہ صحت بہتر ہوگی تو سب کام چلتے رہیں گے۔ کہنے لگے نہیں کوئی بات نہیں، میں ایک دن میں ترجمہ کر لوں گا اور ایک دن میں تحیّہ میری بیٹی اسے ٹائپ کر دے گی۔

کہنے لگے کہ ابھی میں ٹی وی پر مصری عالم ''الشعراوی'' کا درس القرآن سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ان بے چاروں کو قرآن کے علوم کا کیا پتہ، صرف سطحی باتیں کرتے ہیں۔ آج قرآن کریم کا علم مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے پاس ہے، یہ لوگ اندھیروں میں ہیں۔ الحمد للہ کہ خدا نے ہمیں نور میں لا بسایا ہے۔ احمدیت نہ ہوتی تو پتہ نہیں ہم بھی اندھیروں میں بھٹک رہے ہوتے۔ کہنے لگے کہ حضور کے درس جلد مرتب ہو کر ملیں تو ان کا بھی عربی میں باقاعدہ ترجمہ ہونا چاہئے۔

وفات سے کچھ دیر پہلے کے جذبات

مکرم نصیر احمد قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

وفات سے کوئی دس منٹ قبل ان کے لئے مسجد فضل کے جوار میں نئے تیار کردہ فلیٹ میں ان سے ملاقات ہوئی۔ نئے گھر کو دیکھ کر بے حد خوش تھے۔ میں نے کہا آپ اتنی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے ہیں۔ کہنے لگے میں ٹھیک ہوں۔ یہاں حضور کے قریب آگیا ہوں اور کیا چاہئے۔ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔ یہی حال ان کی اہلیہ اور بیٹی کا تھا۔ اتنی excitement جو خوشی اور مسرت سے انہیں تھی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ بار بار کہتے یہاں حضور کے پاس، حضور کے قریب آگیا ہوں، یہ تو جنت ہے۔ سٹنگ روم کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے کہنے لگے یہاں سے حضور آتے جاتے نظر آئیں گے۔ ان کی یہی تمنا تھی کہ حضور کے قرب میں حضور کے قدموں پر جان نچھاور کریں۔ خدا کی تقدیر نے حیرت انگیز طریق پر ان کی قلبی خواہش کو پورا کیا۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 23 فروری تا 29 فروری 1996)

حلمی صاحب کی وفات

12 فروری 1996ء کی شام حلمی صاحب حضور انور کی ملاقات کے لئے انتظار کر رہے تھے کہ وہیں پر ہارٹ اٹیک ہوا اور آپ نے درِ خلافت پر ہی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون۔

14 فروری کو درس قرآن کے بعد حضور انور مسجد فضل کے قرب میں جماعت کے گیسٹ ہاؤس 41۔ گریسن ہال میں تشریف لائے جہاں حضور نے مکرم حلمی صاحب مرحوم کے چہرہ کو محبت سے بوسہ دیا پھر تابوت کو کندھا دے کر مسجد فضل لندن میں لائے اور نماز ظہر سے قبل ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین ووکنگ کے قریب بروک ووڈ قبرستان میں ہوئی جہاں قبر تیار ہونے کے بعد اس وقت کے امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے دعا کروائی۔

حضور انورؒ کی زبان مبارک سے ذکر خیر

حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ نے 14 فروری 1996ء کو درس قرآن میں مکرم حلمی صاحب مرحوم کا تفصیل سے ذکر خیر فرمایا جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے ایک بہت ہی پیارے بھائی، بہت مخلص اور فدائی انسان حضرت السید حلمی الشافعی کا وصال ہو گیا ہے۔ لقاء مع العرب میں ان کی وجہ سے جان آجاتی ہے، ان کا چہرہ، ان کا اخلاص، ان کی باتیں، ان کا ترجمہ اور فصاحت و بلاغت ایسی تھی کہ طبیعت عش عش کر اٹھتی تھی۔ انکی یہ تعریف صرف احمدی ہی نہیں کرتے تھے بلکہ غیر احمدی عربوں کی طرف سے بھی جو مجھے خط ملا کرتے تھے ان میں حلمی شافعی صاحب کے متعلق بڑے تعریفی کلمات ہوا کرتے تھے۔ ان کا اندازِ بیان بہت ہی پیارا تھا۔ اور میں ان سے کہا کرتا تھا کہ مجھے آپ کے ترجمے کا ایسا مزا آتا ہے کہ کسی اور کا نہیں آتا کیونکہ آپ لگتا ہے کہ میری جان میں اتر کر ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں۔ میرے رونے پر رو پڑتے، میرے ہنسنے پر ہنس پڑتے۔ یوں لگتا تھا جیسے ایک ہی طبلے کی تھاپ پر ہم دونوں کے دل دھڑک رہے ہوتے تھے۔ جس مزاج کے ساتھ میں بولتا تھا بعینہٖ وہی مزاج ڈال کر ترجمہ کرتے تھے۔ آواز کا زیر و بم انہی جذبات کے ساتھ ابھرتا۔ خدا نے خاص ملکہ ان کو دیا تھا، غم کی بات پر چہرے پر غم کے آثار، اور خوشی کے موقع پر مسکراہٹ سے چہرہ کھل اٹھتا تھا۔ یہ وہ چیزیں تھیں کہ جس نے ترجمے کے مضمون میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ میرے علم میں آج تک کوئی ایسا ترجمہ کرنے والا نہیں آیا جو اپنے چہرے کے انداز، الفاظ کے چناؤ اور طرز کلام میں بات کرنے والے سے مکمل ہم آہنگی کرے۔

خلافت سے محبت ایسی کہ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

ان کو پچھلے دنوں کسی کام سے مصر جانا ہوا۔ مصر میں پہلی بار ان کو دل کا حملہ ہوا جو بہت ہی شدید تھا۔ وہاں بیٹھے ہوئے حال یہ تھا کہ جب وہاں لقاء مع العرب کا پروگرام دیکھا کرتے تھے تو روتے جاتے تھے کہ کاش میں پھر جاؤں، اور ساتھ بیٹھ کر یہ ترجمہ کا کام پھر سنبھالوں۔ ایک عشق تھا اس کام سے اور خدمتِ دین کے ساتھ تو ویسے ہی ایک ایسا عشق تھا کہ تراجم میں یا تفسیر کبیر کے ترجمہ میں بلکہ ہر کام میں صفِ اول کے مخلص فدائی انصار من اللہ میں سے تھے۔

آپ نے تقریباً 30 سال پہلے مصطفیٰ ثابت صاحب کے ذریعہ دو سال کی بحث اور مطالعہ کے بعد احمدیت قبول کی۔ مصطفیٰ ثابت صاحب سے ان کو بہت محبت تھی اتنی کہ مجھے کہا کہ ان کو بھی یہیں بلا لو، ہم دونوں مل کر کام کریں گے۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کی چونکہ صحت خراب تھی اور ان کو ایسی بیماری ہے کہ میرے نزدیک وہ زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے اور یہ جو کام ہے بہت بوجھ والا کام ہے اس لئے میں نے ان سے کہا کہ یہ مشکل ہے اور میں ان کو ایسی تکلیف نہیں دینا چاہتا تو پھر مان گئے مگر دل ان کا یہی چاہتا تھا کہ وہ ساتھ رہیں۔

آج وہ اسلام آباد سے اپنی بیگم کے ساتھ یہاں آئے اور جب میں نماز کے لئے آیا تو کھڑکی سے جھانکتے رہے۔ پھر اپنی بیگم سے کہا کہ کتنی پیاری جگہ ہے میں اس کھڑکی سے مسجد بھی دیکھا کروں گا اور مجھے (حضور انورؒ) بھی۔ کہتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ میں ایسی جگہ دفن ہوں جہاں میرا (حضوانورؒ کا) قرب نصیب رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی تقدیر تھی کہ ان کی خواہش کے مطابق یہاں آکر وفات ہو اور یہیں تدفین ہو۔

اپنا نیا مکان دیکھنے کا بڑا شوق تھا، یہ بھی خواہش تھی کہ میں ان کو یہاں قریب بلا لوں تاکہ انہیں دور سے نہ آنا پڑے۔ یہ ساری باتیں اللہ کے فضل سے پوری ہو گئیں۔

میری خواہش ہے کہ ان کی میت کو کندھا دے کر لاؤں۔ سب اس اسلام واحمدیت کے فدائی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اور ان کے بچوں کو تسکین قلب اور صبر ورضا عطا فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عقل مند وہ ہے جو نبی کی شناخت کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کی شناخت کرتا ہے اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 59)

خطبہ جمعہ

ایک مومن کو چاہیئے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پر عمل کرتے ہوئے اس کامل صفات والے اعلیٰ ربّ کی تسبیح کرتا رہے اور اس کی خیر کی تمام صفات سے حصہ لینے کی کوشش کرے اور اس کی ناراضگی اور پکڑ سے بچنے کی کوشش کرے۔

نمازیں بھی ایک قسم کی تسبیح ہیں۔ پس ان کی پابندی کرنا اور باقاعدگی سے ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا۔

ہر زمانے میں انبیاء روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آئے اور اپنے اپنے وقت کی بیماریوں کا علاج کرتے رہے۔

مصر میں جماعت کی مخالفت میں شدت، کئی احمدیوں کو زیر حراست رکھا گیا ہے۔ ان کی جلد رہائی کے لئے دعا کی خصوصی تحریک۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک۔ وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 14 رمئی 2010ء بمطابق 14 رہجرت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی۔وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی (الاعلیٰ:2:4)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں۔ سورۃ اعلیٰ کی پہلی تین آیات ہیں۔ یعنی بسم اللہ کے علاوہ۔ اس سورۃ کو جیسا کہ ہمارے ہاں عموماً طریق رائج ہے، جمعہ اور عیدین میں پہلی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین پر پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الجمعة باب ما یقرأ فی صلوة الجمعة حدیث نمبر 1912)

پس یہ اس سنت کی پیروی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس کی وجہ سے یہ سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔

اسی طرح یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھا کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں بعض روایات میں آتا ہے سورۃ الاخلاص اور بعض میں یہ ہے کہ آخری تین سورتیں۔ آخری دو قل اور سورۃ اخلاص۔

(ترمذی ابواب الوتر باب ما جاء فی ما یقرأ بہ فی الوتر حدیث نمبر 462، 463)

بہرحال اس وقت سورۃ الاعلیٰ کی ان آیات کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں اس کی بڑی تفصیل سے تفسیر بیان کی ہے اور بحث فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تفاسیر جو ہیں وہ بھی ایک عظیم علمی خزانہ ہیں۔ گو یہ پورے قرآنِ کریم کی تو تفسیر نہیں ہے لیکن جن جن سورتوں کی ہے اُن کو پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہ مختلف دس جلدیں ہیں۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (الاعلیٰ:2) یعنی تسبیح کر اپنے ربّ کی جو اعلیٰ ہے۔ یعنی تیرا رب جو ربوبیت کے لحاظ سے سب سے بلند اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اُس کی تسبیح کر۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تو اپنے رب کا نام دنیا میں بلند کر۔ گویا دو ذمہ داریاں ایک مومن کی لگائی گئی ہیں جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کامل نمونہ بنایا اور آپؐ پر شریعت کامل ہوئی اور آپؐ کے طریق پر چلنا ہم پر فرض قرار دیا۔ پس ہر شخص جو آپ کی طرف حقیقی رنگ میں منسوب ہوتا ہے اور ہونا چاہتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ آپؐ کے اسوہ پر چلنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب:22)۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک کامل نمونہ ہے جس کی پیروی کرنی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں آپ کا کیا نمونہ تھا؟ آپ کے صبح شام، رات دن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پُر گزرتے تھے۔ پھر بھی آپ فرماتے ہیں کہ اے رب! مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور اپنا شکر کرنے والا بنا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 3830)

رکوع اور سجدے میں آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید فرماتے تھے۔ اور آپ کی تسبیح وتحمید اور گریہ وزاری ایک عجیب رنگ رکھتی تھی۔ رکوع میں جب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم سے اپنے عظیم ربّ جو رب العالمین ہے، اس کی بزرگی اور برتری کا ذکر فرماتے ہیں تو کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر پھر اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ آپؐ کے رکوع اور سجود اور قیام اور نماز کی ہر حرکت کے بارہ میں ایک دفعہ پوچھنے پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا کہ اس کی خوبصورتی اور لمبائی نہ پوچھو۔

(بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

سجدوں کی لمبائی کے بارہ میں ایک روایت میں یہ ذکر ملتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور قبلہ رُو ہو کر سجدے میں چلے گئے۔ بہت لمبا سجدہ کیا۔ اتنا لمبا کہ مَیں آپ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ بلکہ یہاں تک میری پریشانی بڑھی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح قبض کر لی ہے۔ اس پریشانی کی حالت میں مَیں آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ سجدہ سے اٹھ بیٹھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کون ہے؟۔ مَیں نے عرض کی یا رسول اللہ! مَیں عبدالرحمٰن ہوں۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا یہ سجدہ اتنا زیادہ لمبا ہو گیا تھا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں فرماتا ہے کہ جو آپ پر درُود بھیجے گا اس پر میں رحمتیں نازل کروں گا۔ اور جو سلامتی بھیجے گا اس پر مَیں سلامتی نازل کروں گا۔ اس بات پر مَیں سجدہ شکر بجا لا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کر رہا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 513-512 حدیث نمبر: 1664 مسند عبدالرحمٰن بن عوف مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998ء)

یہی نہیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا انعام تھا اس کی وجہ سے شکر بجا لا رہے ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی سے چھوٹی کی جو نعمت تھی، اس پر بھی آپ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا تسبیح وحمد وشکر گزاری فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی خوراک کیا تھی۔ بعض وقت تو فاقے بھی ہوتے تھے اور روکھی سوکھی روٹی ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر فرماتے تھے۔ اور تسبیح سے اپنی زبان کو تَر رکھتے تھے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ روایت میں آتا ہے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (الاعلیٰ:2) کی آیت اترنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی یہ دعا کرتے اور اپنے صحابہ کو بھی آپ نے فرمایا ہوا تھا کہ

سجدے میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ۔ لیکن اس آیت کے بعد پھر آپ نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی دعا سکھائی۔ اسی طرح فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ کی آیت جب نازل ہوئی ہے تو پھر آپ نے رکوع میں بھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کی دعا سکھائی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ حدیث نمبر 869، 871)

آپ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کے طریق کس طرح سکھائے؟ کس طرح ہر وقت آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور برتری کا خیال رہتا تھا اور آپ راہنمائی فرماتے تھے؟ اس بارے میں ایک روایت میں حضرت جویریہؓ بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گئے۔ اس وقت مَیں مصلّے پر بیٹھی تھی اور دن چڑھے جب آپ واپس آئے تو میں اس وقت بھی مصلّے پر بیٹھی تھی اور ذکر کر رہی تھی اور تسبیح کر رہی تھی۔ تو آپ نے پوچھا تم صبح سے اس حال میں یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو؟ مَیں نے عرض کی کہ مَیں تسبیح کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے بعد جب سے مَیں یہاں سے گیا ہوں اور اب آیا ہوں مَیں نے صرف چار کلمات تین دفعہ دہرائے ہیں۔ اگر ان کلمات کا موازنہ میں تمہارے اس سارے وقت کے ذکر اور تسبیح سے کروں تو میرے کلمے جو ہیں وہ بھاری ہیں۔ جو یہ ہیں۔ کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَاءَ نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (مسلم کتاب الذکر و الدعا باب التسبیح اوّل النہار وعندالنوم :6808-6807)

اللہ پاک ہے اس قدر جتنی اس کی مخلوق ہے۔ اللہ پاک ہے جس قدر اس کی ذات یہ بات پسند کرتی ہے۔ اللہ پاک ہے جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے یعنی بے انتہا پاک ہے اور اللہ پاک ہے جس قدر اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

ایک تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے آپ کی ازواج کی تسبیح وتحمید اور ذکر سے رغبت اور اس کے لئے کوشش کا پتا چلتا ہے کہ کس قدر انہاک سے اور کتنی دیر تک یہ دعائیں اور ذکر فرمایا کرتی تھیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تسبیح کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے جس غور اور جس گہرائی سے یہ تسبیح کی اس کا اندازہ لگائیں کہ ایک لمبے عرصے میں جو کم از کم گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے پر تو محیط ہوگا، اس میں آپ نے صرف تین مرتبہ یہ الفاظ دوہرائے۔ یہ تو آپ کا ہی مقام تھا۔ لیکن توجہ دلائی کہ تسبیح ان جامع الفاظ میں کرو اور ساتھ ساتھ غور کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ تسبیح کرو۔

پھر جب فتح مکہ ہوئی تو اس تسبیح اور شکرگزاری کا ایک اور انداز دیکھیں کہ اونٹنی پر بیٹھے ہیں۔ سر جھک کر پالان سے چھو رہا تھا اور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے یہ دعا آپ پڑھ رہے تھے کہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ کہ اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد اور تعریف کے ساتھ۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

یہ معیار حاصل کرنے کے بعد جب خدا تعالیٰ نے آپ کی امت کے افراد سے اپنی محبت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ تو پھر بھی آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کے ساتھ، شکرگزاری کے ساتھ اپنی مغفرت طلب فرما رہے ہیں۔ پس یہ آپؐ کے نمونے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی تسبیح وتحمید کے طریق سکھا رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور تقدیس کا اظہار حقیقی رنگ میں کرنے کا پتہ چلے۔ آپ کے لئے امت کے درود اور سلامتی بھیجنے پر تسبیح اور تحمید اور شکرگزاری کا وہ اظہار فرمایا کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ایک شکرگزاری اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر درود بھیجنے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ یہ امت کے لئے بخشش کا سامان ہو گیا ہے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس لئے کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ میری امت کو بخشنے کے سامان فرما رہا ہے۔ اور کیا مقام اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرما رہا ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کی صورت میں کامیابی عطا فرمائی تو تسبیح وتحمید اور شکرگزاری کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے اور عاجزی کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ یعنی یہ سب تسبیح کے نمونے دکھا کر اور سکھا کر امت کو اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ تمہاری بقا اور تمہاری کامیابی اور تمہاری ترقی اور تمہاری فتح بھی اسی میں ہے کہ دنیاوی اسباب پر بھروسہ نہ کرو بلکہ ربّ اعلیٰ کی تسبیح اور تحمید کرو جو ربّ العالمین ہے۔ یاد رکھو بے شک اپنے اپنے رنگ میں بعض اور بھی رب ہیں جن سے تمہیں واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ شروع میں، ابتدا میں انسان جب بچہ ہوتا ہے، بچے کی پرورش میں بھی اس کے ماں باپ حصہ لیتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ بھی رب کہلاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بڑا ہوتا ہے اور دنیاوی کاموں میں پڑتا ہے۔ افسران ہیں، بادشاہ ہیں، ملکی سربراہ ہیں جو ایک طرح سے پرورش میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ان سب کی ربوبیت جو ہے وہ نقائص سے پُر ہے، کامل نہیں ہے۔ ماں ہے جو سب سے زیادہ خالص ہو کر بچے کی پرورش کر رہی ہوتی ہے لیکن اس میں بھی کاملیت نہیں ہے، اس لئے اس کی پرورش میں کمیاں رہ جاتی ہیں۔ کبھی بچے کو زیادہ کھلا دیا تو وہ بیمار ہو گیا۔ کبھی خوراک کا خیال نہ رکھا تو کمزور ہو گیا۔ کبھی کسی اور طرف توجہ ہو گئی تو بچے کی نگہداشت صحیح طرح نہ ہو سکی۔ کبھی کسی چیز میں کمی رہ جاتی ہے، کبھی کسی چیز میں۔ اسی طرح تمام دنیاوی افسران ہیں یا ملازمین کے مالک ہیں، وہ سب کمزور ہیں۔ اور پھر وہ لوگ یہ تو چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے لیکن تعریف وہ کروانا چاہتے ہیں جس پر وہ کبھی پورا نہیں اترتے اور یوں اکثر جھوٹی تعریفیں اور خوشامدیں کرنی پڑتی ہیں۔ جس سے انسان کی طبیعت میں جھوٹی خوشامدیں کر کے، تعریفیں کر کے بعض دفعہ منافقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ربّ اعلیٰ وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔ جس کی تعریف حقیقی ہے۔ جس نے رحمانیت کے جلوے دکھاتے ہوئے بھی پرورش کے انتظام کئے ہیں۔ اور جو رحیمیت کے جلوے دکھاتے ہوئے بھی اپنے بندوں کے لئے بے انتہا فضل نازل فرماتا ہے۔ دعاؤں کو سنتا ہے، وہ مجیب بھی ہے۔ غرض کہ اس کے بے انتہا اور بھی صفاتی نام ہیں جس کے مطابق وہ اپنے بندوں سے سلوک بھی کرتا رہتا ہے۔ پس ایک مومن کو چاہئے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (الاعلیٰ:2) پر عمل کرتے ہوئے اس کامل صفات والے اعلیٰ ربّ کی تسبیح کرتا رہے اور اس کی خیر کی تمام صفات سے حصہ لینے کی کوشش کرے اور اس کی ناراضگی اور پکڑ سے بچنے کی کوشش کرے۔ ہر خیر کے ساتھ شر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تمام قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کرنی چاہئے اور حقیقی تسبیح کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یقیناً اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

قرآنِ کریم میں تسبیح کے ذکر میں جو بیان ہوا ہے اس میں نمازوں کو بھی تسبیح کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ یعنی نمازیں بھی ایک قسم کی تسبیح ہیں۔ پس ان کی پابندی کرنا اور باقاعدگی سے ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ تبھی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کا صحیح ادراک حاصل ہوگا۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بیان کیا کہ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا۔ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا، یہ بھی حکم ہے۔ اس بارے میں جب سب سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہم دیکھتے ہیں تو اس کے بھی اعلیٰ ترین نمونے آپؐ نے ہی قائم فرمائے۔ آپ نے دعوت الی اللہ کا حق قائم فرما دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ (سورۃ الاحزاب:47)۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جب آپ کو فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (المائدۃ:68) کہ اے رسول! تیری طرف تیرے رب کی طرف سے جو کلام اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا تو اس کا بھی آپ نے حق ادا کر دیا۔ کیونکہ اس کے بعد رب اعلیٰ کے نام کی سربلندی جو پہلے ہی آپ کا مقصود تھی اس میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔ نرمی سے، حکمت سے، احسان سے، احسان کرتے ہوئے اور صبر دکھاتے ہوئے آپ نے ہر حالت میں تبلیغ کے کام کے حق کو ادا کرنے کی کوشش فرمائی۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے اس حق کو ادا کیا۔ مشکلات بھی آئیں تو تب بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے آپ کے قدم آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔ کوئی خوف، کوئی ڈر آپ کو اس کام سے روک نہیں سکا۔ آپ کی قوتِ قدسی نے یہی روح صحابہ میں بھر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی سربلندی کے لئے وہ بھی قربانیاں دیتے چلے گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (الاعلیٰ:3) یعنی جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس حالت میں پیدا کیا ہے کہ اس کے اندر تمام ضروری طاقتیں رکھی ہیں اور ترقی کے مادے اس میں موجود ہیں۔ عموماً ایک نارمل بچے کی جب پیدائش ہوتی ہے تو اس میں تمام ضروری طاقتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اور جوں جوں اس کی نشوونما ہوتی رہتی ہے اور جس طرح پہلے زمانوں میں بھی ہوتی رہی ان طاقتوں میں اس ماحول کے لحاظ سے نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بیشک بعض ذہنی اور جسمانی لحاظ سے کمزور بھی ہوتے ہیں لیکن یہ عمومی حالت نہیں ہے۔ پس انسان کو جب اشرف المخلوقات بنایا تو اس میں ذہنی صلاحیتیں بھی ایسی رکھیں کہ اگر ان کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو تمام مخلوق کو وہ زیر کر لیتا ہے۔ گویا انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا پَرتو بن سکتا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں اس کا کامل نمونہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل تعلیم اتاری اور اس مزاج کے مطابق اتاری جو انسان میں خدا تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے یا جس کی نشوونما اس زمانے میں ہو چکی تھی اور آئندہ بھی انسان کی ذیلی صلاحیتوں کا اور اس کے قویٰ کا نشوونما اب قیامت تک ہوتے چلے جانا ہے۔ انسان کی فطرت میں اگر اللہ تعالیٰ نے نرمی اور غصہ رکھا ہے تو یہ بھی عین ضرورت کے مطابق ہے۔ کبھی نرمی کا اظہار ہو جاتا ہے، کبھی غصہ کا اظہار۔ اس لئے قرآنِ کریم میں جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے اس میں بھی یہی فرمایا ہے کہ غصے کا اور نرمی کا اظہار اپنے وقت پر کرو تبھی ان انسانوں میں شامل ہو گے جو سَوّٰی کے لفظ کے تحت آتے ہیں۔ یعنی جب ہر عمل جو ہے موقع اور محل کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921

مطابق ہو۔مثلاً اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کے لئے معاف کرنے میں اصلاح کا پہلو نکلتا ہے یا سزا دینے میں۔ اگر صرف ہر صورت میں معاف ہی کیا جاتا رہے تو معاشرے میں ان لوگوں کے ہاتھوں جو ہر وقت فساد پر تلے رہتے ہیں معاشرے کا امن برباد ہی ہوتا چلا جائے گا۔ پس ایک عقلمند اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھنے والا انسان ہمیشہ اعتدال سے کام لیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اس طرح پیدا کیا ہے جو ہر لحاظ سے مناسب ہے۔ عیب سے پاک ہے۔ پھر عقلمند انسان کا ہر عمل اور فعل، موقع اور محل کے مناسبِ حال ہوتا ہے۔

خَلَقَ فَسَوّٰی (الاعلیٰ:3) کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس میں جب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تو اس عیب کو درست کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ سامان پیدا فرماتا ہے۔ بیماریاں ہیں تو ان کا علاج ہے اور یہ علاج کے طریق بھی خدا تعالیٰ ہی سکھاتا ہے۔ بعض دہریہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان کی دماغی صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں علاج سمجھ آ گیا لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس کے پیچھے سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کارفرما ہے۔ اور یہ باتیں پھر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا ذہن عطا فرمایا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کے لئے، سہولیات کے لئے ایجادات کرتا چلا جا رہا ہے۔ مثلاً بیماریوں کے خلاف علاج ہے تو اس کے بھی نئے نئے طریق نکال رہا ہے۔ بہت سی بیماریاں جو پہلے نہیں ہوتی تھیں یا پتہ نہیں تھا، جن کی صلاحیت نہیں تھی جب اللہ تعالیٰ نے صلاحیت پیدا کی، انسان کی نشوونما کی۔ اس کی ذہنی اور جسمانی طاقتیں بڑھائیں تو بعض ایسی نئی نئی باتیں بھی اس کے ذہن میں پیدا ہو گئیں جن کو استعمال کر کے وہ اپنی زندگی کو مزید بہتر بنا سکتا ہے۔ مثلاً دل ہے انسان کا۔ پہلے تو کسی کو پتہ ہی نہیں لگتا تھا یا انسانی زندگی اتنی سخت تھی کہ ورزش کی وجہ سے اور اپنی دوسری مصروفیات کی وجہ سے اور ایسی خوراک ہونے کی وجہ سے جو دل کو نقصان نہیں پہنچاتی، دل کی بیماریاں نہیں تھیں۔ لیکن جہاں جہاں اور جوں جوں انسان کی بعض صلاحیتیں بڑھتی چلی گئیں، بیماریاں بڑھتی چلی گئیں۔ دل کی بیماریاں بھی ان میں سے ایک ہیں۔ اس کا علاج کا طریقہ آپریشن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا۔ پھر اس میں ترقی ہوئی تو ایک اور طریقہ اینجو پلاسٹی کا سمجھایا جو اس سے زیادہ آسان ہے۔ اور اب مزید سٹیم سیل (Stem Cell) کے ذریعے علاج کی ریسرچ ہو رہی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ انسانی صلاحیتوں کو ساتھ ساتھ اس کی ضروریات کے مطابق اجاگر کرتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے۔ یہ وہ اعلیٰ ربّ ہے جس کی تعریف ایک بندے پر فرض ہے۔ وہ اگر عیبوں کو ظاہر فرماتا ہے تو اس کے لئے پھر اس کا مداوا اور علاج بھی سمجھا دیتا ہے۔ ایک موحّد جب بھی نئی ریسرچ دیکھتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ جسمانی بیماریوں کے علاج کی طرف یوں رہنمائی فرما رہا ہے تو روحانی بیماریوں کے علاج کے سامان بھی کرتا ہے اور کیوں نہیں کرے گا۔ پس ہر زمانے میں انبیاء روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آئے اور اپنے اپنے وقت کی بیماریوں کے علاج کرتے رہے۔ جب انسانی زندگی روحانی بیماریوں کا مجموعہ بن گئی اور نئی نئی بیماریاں پیدا ہو گئیں، ہر زمانے کی بیماری جمع ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور قرآنِ کریم کی کامل تعلیم اتاری جس نے علاج کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں اس کے اعلیٰ ترین نمونے اپنی قوتِ قدسیہ سے دکھائے۔ اس تعلیم کی روشنی میں دکھائے جس سے انسانوں کو، جانوروں کو باخدا انسان بنا دیا۔ لیکن ایک زمانے کے بعد جب مسلمان بھی اس تعلیم کو سمجھنے سے قاصر ہو گئے اور اس پر عمل کرنا بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو اپنے وعدے کے مطابق بھیجا جنہوں نے پھر اس تعلیم میں سے جو قرآنِ کریم کی صورت میں موجود تھی، علم و عرفان کے موتی نکال کر ہماری بیماریوں کے علاج کئے۔ اور یہ بتایا کہ امت میں جو بیماریاں پیدا ہوئی ہیں، ان کے علاج یہ ہیں۔ اور میرے ساتھ جڑو گے تو اس سے اپنے علاجوں میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ ڈاکٹروں کو تو نئی بیماریوں کا علاج ایک ریسرچ اور لمبا عرصہ محنت کرنے سے پتہ لگتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے روحانی علاج کے لئے چودہ سو سال پہلے قرآنِ کریم میں کامل شریعت اتار کر یہ علاج رکھ دیا تھا۔ اور ہر زمانے میں جو اللہ کے بندے تھے اس کو سمجھتے رہے۔ اور آخر پر جو مزید نئی بیماریاں پیدا ہوئی تھیں ان کے علاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر اسی جگہ سے بتا دیئے۔ کیونکہ قرآنِ کریم کا فہم اور عرفان اس زمانے کی بیماریوں کے مطابق آپ کو ہی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ اور پھر جب ہر قسم کی ناسخ و منسوخ کے الزام سے اس کلام قرآنِ کریم کو پاک کر دیا تو پھر ہی پتہ لگ سکتا تھا کہ کیا صحیح علاج ہیں اور یہ کام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی فرمایا۔ اور حقیقی مومنوں اور قرآنِ کریم پر غور کرنے والوں کو آپ کی تفسیروں اور وضاحتوں اور تعلیم کی روشنی میں جو قرآنِ کریم سے نکال کر آپ نے ہمارے سامنے رکھی حسبِ ضرورت یہ علاج میسر آتے رہے۔ پس جو لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی ضرورت نہیں تھی یا اب کسی مصلح کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی بیماریاں جو ہیں وہ ظاہر ہو کر پھر بڑھتی چلی جاتی ہیں اور بڑھتی چلی جا رہی ہیں لیکن وہ اس بات کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ جو اس زمانے کا امام اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کو قبول کریں۔ یہ سب دشمنیاں جو ہیں ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ خودکُش حملے جو ہیں، قتل و غارت جو ہے، دہشت گردی جو ہے کیا یہ اسلامی تعلیم ہے؟ خدا کے نام پر اور مذہب کے نام پر ظلم جو ہے، یہ اسلام کی تعلیم ہے؟ یقیناً نہیں۔ صرف ان لوگوں نے ناسمجھی یا ڈھٹائی کی وجہ سے اس تعلیم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے جو حقیقی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش فرما رہے ہیں۔ یہ سب چیزیں جو ہیں جس پر آج کل مسلمانوں کے عمل ہو رہے ہیں، یہ تو اپنے عارضی ربوں کو خوش کرنے کے لئے ہیں۔ جبکہ مسیح موعود واحد و یگانہ خدا کی طرف بلا رہے ہیں اور اس تعلیم پر عمل کروانے کے لئے دعوت دے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری اور جو حقیقی اسلامی تعلیم ہے۔ ایک طرف تو بعض طبقوں کی طرف سے پریشان ہو کر یہ دعوے بھی کئے جا رہے ہیں کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں میں خلافت کی ضرورت ہے۔ اور دوسری طرف اس چیز کو ٹھیک کرنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے سامان پیدا فرمائے ہیں اور معالج بھیجا ہے تو اس کو قبول کرنے کے لئے یہ لوگ تیار نہیں ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی (الاعلیٰ :4)۔ جس نے طاقتوں کا اندازہ کیا اور ہدایت دی۔ اس کا تعلق بھی پہلی آیت سے ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ قَدَّرَ فَهَدٰی کے دو معنی ہوں گے۔ جیسا کہ پچھلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ انسان میں ترقی کی استعداد رکھی گئی تھی اور اسے کامل القویٰ بنایا گیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی طاقتوں کا اندازہ کر کے اس کے متواتر ترقی کرتے چلے جانے کے ذرائع مہیا کئے ہیں۔ یعنی پہلے پیدائش کو اس تعلیم اور طاقت کے مطابق کیا پھر تعلیم بھجوائی۔ یعنی جوں جوں ذہنی اور جسمانی طاقتوں نے ترقی کی اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب بھی انسان کج ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت کے مطابق ہدایت بھجوا دی۔ (مأخوذ از تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 406-405 مطبوعہ ربوہ)

اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ہدایت کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل فرمائی تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق کا بھی صحیح ادراک کر سکے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔ پس جب یہ ہدایت آ گئی تو اس کے مطابق ہی اب ایک مومن کو چلنا ہے۔ اور اگر سمجھ نہیں آتی تو پھر جو امام اور جو معالج اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اسی میں دنیا کی بقا ہے۔ جس کے لئے پہلی آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے طریق بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی عبادت کی ضرورت ہے اور اس بھیجے ہوئے کو ماننے کی ضرورت ہے۔ اگر سمجھ نہیں آتی تو پھر اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر مدد مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ صحیح راہنمائی فرمائے تا کہ ہم اس کا حق ادا کر سکیں۔ اور دوسرے اس تسبیح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی فرض ہے۔ اور یہی ہر قسم کی کجی سے پاک ایک مومن کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خالص ہو کر اس کے بھیجے ہوئے کے ساتھ جُڑ کر اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور صحیح رنگ میں تسبیح کرنے والے ہوں، اس کی عبادت کرنے والے ہوں اور اس کے پیغام کو پہنچانے والے ہوں۔

مصر کے احمدیوں کے لئے بھی میں پھر خاص طور پر دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ وہاں گزشتہ کچھ عرصے سے جماعت کے خلاف ایک شور اٹھا ہوا ہے اور ہمارے بارہ، تیرہ کے قریب احمدی حراست میں ہیں جن کا ابھی تک پتا نہیں لگ رہا کیا بننا ہے؟ اس لئے ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے بھی سامان پیدا کرے۔ شاید ان کا خیال ہے کہ اسیر بنا کر وہ ان کو ایمان سے پھیر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی جو دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا ہے وہ اپنے ایمان کے لحاظ سے بڑا مضبوط ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی اسی طرح مضبوطی کا اظہار کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔ اور یہی مجھے پیغام بھیج رہے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ ہمارے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئے گی۔ بلکہ گزشتہ دنوں ایک خاتون کو بھی گرفتار کر لیا تھا پھر چھوڑ دیا۔

اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو مسیح محمدی کے پیغام کو سننے کی اور سمجھنے کی اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہر قسم کی کجیاں دنیا سے دور ہوتی چلی جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں اب اس سے فائدہ اٹھانا بندوں کا کام ہے۔ اگر نہیں اٹھاتے تو پھر اللہ تعالیٰ کس طرح ٹھیک کرتا ہے، کیا سامان پیدا فرماتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو کسی بھی قسم کی آفت اور بلا اور تباہی سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف جھکنے والا خالص بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لاہور (پاکستان) میں دو احمدیہ مساجد پر حملہ۔ بہیمانہ ظلم وسفّا کی اور وحشیانہ بربریت کا اندوہناک سانحہ۔ بیت النور (ماڈل ٹاؤن) اور دارالذکر (گڑھی شاہو) پر حملہ کر کے خودکش حملہ آوروں نے نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے احمدیوں پر گولیوں کی اندھا دھند بوچھاڑ کر کے اور بم دھماکوں کے ذریعہ متعدد کو شہید اور زخمی کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کافی زیادہ شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور زخمی بھی بہت زیادہ ہیں اور بعضوں کی حالت کافی زیادہ Critical ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند فرمائے۔ زخمیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔

یہ جو اجتماعی نقصان پہنچانے کی مخالفین نے کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔ احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کے لئے آج کل بہت دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق یہ قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ میں احباب کو نصیحت)

(لندن۔28 رمئی) لاہور پاکستان میں دو احمدیہ مساجد بیت النور (ماڈل ٹاؤن) اور دارالذکر (گڑھی شاہو) پر آج خودکش حملہ آوروں نے حملہ کر کے نہایت درجہ ظلم وسفّا کی کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے معصوم احمدیوں پر اندھا دھند گولیوں کی بوچھاڑ کر کے اور بم دھماکوں کے ذریعہ متعدد افراد کو شہید کر دیا اور بہت سے شدید زخمی ہوئے۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ایسے ظالمانہ و بہیمانہ واقعات کا سلسلہ بہت دیر سے چل رہا ہے اور اس کی بنیاد وہ ظالمانہ قانون بھی ہے جس کے تحت 1974ء میں احمدی مسلمانوں کو حکومتی اغراض کے لئے ناٹ مسلم قرار دیا گیا تھا اور اس کے دس سال بعد ایک اور بدنامِ زمانہ آرڈی نینس xx کے ذریعہ احمدیوں کی روزمرہ زندگی کو قانون کی نظر میں ایک جرم بنا دیا گیا۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت میں شدّت کی ایک نئی لہر دیکھنے میں آ رہی تھی۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی جماعت کے خلاف جھوٹا اور اشتعال انگیز مواد پھیلایا جا رہا تھا اور مخالف احمدیت ملاّؤں کی طرف سے کھلم کھلا احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا جا رہا تھا اور ایسے اشتعال انگیز پوسٹر شائع کر کے پھیلائے جا رہے تھے۔ اس دردناک واقعہ سے قبل بھی کئی احمدیوں کو شہید کیا گیا۔

آج کا یہ واقعہ اپنی نوعیت کا بہت ہی دردناک اور اندوہناک سانحہ ہے جس میں دو مساجد پر حملہ کر کے بیسیوں احمدیوں کو شہید و زخمی کر دیا گیا جب کہ کثیر تعداد میں احمدی مسلمان اپنی مساجد میں نماز جمعہ کے لئے جمع تھے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2010ء میں فرمایا:۔

''لاہور میں دو مساجد پر ماڈل ٹاؤن میں اور دارالذکر میں بڑا شدید حملہ ہوا ہے۔ اسی طرح کنری میں بھی جلوس نکالے گئے ہیں۔ اسی طرح اور جگہوں پر بھی دنیا میں مولویوں کے پیچھے چل کر مختلف ممالک میں مخالفت ہو رہی ہے۔ کیا یہ مخالفتیں احمدیت کو ختم کر دیں گی؟ کیا پہلے کبھی مخالفتوں سے احمدیت ختم ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں ہوئی اور نہ یہ کر سکتے ہیں۔ ہاں ان کو ضرور اللہ تعالیٰ کی پکڑ عذاب کا مورد بنا دے گی''۔

حضور نے فرمایا:۔

''جب یہ دشمنیاں بڑھ رہی ہیں، بلکہ دشمنی میں بعض جگہ کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے، معمولی اضافہ نہیں اور یہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ باوجود ساری مخالفتوں کے، باوجود تمام تر روکوں کے، باوجود اس کے کہ شیطان ہر راستے پر بیٹھا ہوا ہے سعید فطرت لوگوں کے ذریعے ملائکۃ اللہ بھی حرکت میں ہیں اور سعید فطرت لوگ جو ہیں جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور زیادہ سے زیادہ برکات کو سمیٹنے اور شیطان کے ہر حملے سے بچنے کے لئے دعاؤں کی طرف اور اپنی اصلاح کی طرف ہمیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے''۔

اسی طرح فرمایا:۔

''لاہور میں جو مسجد پر حملہ ہوا ہے اس کے نقصان کی نوعیت ابھی پوری طرح سامنے نہیں آئی۔ لیکن کافی زیادہ شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور زخمی بھی بہت زیادہ ہیں اور بعضوں کی حالت کافی critical ہے۔ دارالذکر میں ابھی تک پوری طرح صورتحال واضح نہیں ہوئی۔ پتا نہیں کس حد تک شہادتیں ہو جاتی ہیں۔ لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بہرحال تفصیلات آئیں گی تو پتہ لگے گا لیکن کافی تعداد میں شہادتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند فرمائے۔ اور زخمیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ بعض کافی critical حالت میں ہیں۔

یہ جو اجتماعی نقصان پہنچانے کی مخالفین نے کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔ کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے؟ کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجا لانے والوں کو پکڑنا ہے، یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بار بار للکار رہے ہیں اور ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہوگا۔

جیسا کہ میں نے کہا احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ اور یہ ابتلاء کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کے لئے آج کل بہت دعا کریں۔ بڑے شدید تنگ حالات ہیں۔ اسی طرح مصر کے اسیران کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ ہندوستان میں بھی گزشتہ دنوں کیرالہ میں دو تین احمدیوں پر غلط الزام لگا کر اسیر بنایا گیا ہے۔ ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلاء سے ہر ایک کو محفوظ رکھے''۔

بقیہ: رپورٹ دورہ حضورانور از صفحہ 2

ساتھ انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ہمارے دوست ہیں اور ہم جب دوست بنتے ہیں تو ہماری دوستیاں ہمیشہ رہنے والی دوستیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ ہم جب اپنے دوستوں سے ملتے ہیں تو ہمیں اذیت نہیں بلکہ بہت خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ سے مل کر بھی خوشی ہی ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے تجویز پیش کی کہ حضور ان کو جلسہ یوکے پر آنے کی دعوت دی جاسکتی ہے تو حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ ضرور آئیں۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے فوراً ہاتھ کھڑا کر کے کہا کہ میں تیار ہوں لیکن میئر صاحب نے کہا کہ مجھے اس بارہ میں سوچنا ہوگا۔ حضور نے ان کو حوصلہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پروگراموں میں بڑے بڑے سیاست دان شامل ہوتے ہیں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میئر صاحب نے بطور وضاحت عرض کی کہ میں ڈرتا نہیں ہوں۔ صرف یہ ہے کہ غیر ممالک میں سفر بہت کم کیا ہوا ہے۔ اس لئے سوچنا ہوگا اور بیوی سے بھی مشورہ کرنا پڑے گا۔

آخر میں اجازت لینے سے پہلے آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ کل حضور سے ملاقات کے بعد ہمارے لئے ایک نشان ظاہر ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ کل جب ہم نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی تو میرے بیٹے کے ذہن میں ہمارے بزنس کے بارہ میں دعا کا خیال تھا۔ ہمارا ایک client ڈیڑھ سال کے عرصہ سے پیسوں کی ادائیگی نہیں کر رہا تھا لیکن حضور کی دعا کے نتیجہ میں آج صبح ہی اس نے ادائیگی کر دی ہے۔ الحمد للہ۔

ایک غیر مسلم کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے اس اعتراف پر موقعہ کی مناسبت سے حضور کی اٹلی میں رہنے والے ایک بچے کی صحت کے لئے دعا کی قبولیت کا نشان بھی یہاں بیان کر دوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

اٹلی میں قافلہ کی ضیافت کیلئے محترم زمان صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ پاکستان سے 2009ء میں یہ دوست اٹلی آئے۔ آنے سے پہلے ان کے 7/8 سالہ بیٹے عمر کو محلے کے غیر احمدی بچوں نے سکول سے واپسی پر دونوں بازوؤں سے پکڑ کر یہ کہتے ہوئے ٹانگوں اور ٹھوڈوں سے مارا کہ یہ مرزائی ہے اِسے مارو۔ اس واقعہ کے دو تین دِن کے بعد اِس کی ٹانگ اکڑ گئی۔ ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد کہا کہ بچہ ٹھیک ہے۔ اسے کچھ نہیں ہوا۔ اسے گھر سے باہر کھیلنے کیلئے بھیجا کریں۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی ٹانگ کی پنڈلی پر گوشت اکٹھا ہو گیا۔ ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے ایک ٹیوب لکھ کر دی۔ دو تین دفعہ لگانے سے ٹانگ تو ٹھیک ہوگئی۔ لیکن اٹلی پہنچ کر اِس کی حالت مزید خراب ہوتی چلی گئی۔ سینہ پھول جاتا اور پیٹ اندر کو چلا جاتا۔ سر اور گردن پیچھے کو لٹک جاتی۔ ہسپتال والوں نے مختلف بلڈ ٹیسٹ کئے جو کہ کلیئر تھے اُس کے بعد انہوں نے MRI کیا اور جسم کے مختلف ٹیسٹ لئے۔ ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال بھیجتے گئے لیکن کسی بھی ڈاکٹر کو کوئی سمجھ نہ آئی۔ پھر انہوں نے اٹلی کے سب سے بڑے ہسپتال میں بھیج دیا۔ انہوں نے بھی ٹیسٹ کیا لیکن اُن کو بھی کچھ پتہ نہ چلا۔ بہرحال ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور دیسی ہر قسم کے علاج کئے گئے لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس تکلیف کے دوران وہ حضور ایدہ اللہ کو دُعا کیلئے بھی لکھتے رہے۔ بچہ خود بھی ہر روز ٹیلی فون پر دفتر PS میں دُعا کیلئے پیغام لکھواتا رہا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کی دعاؤں کی برکت سے عمر کو آہستہ آہستہ معجزانہ طور پر ٹھیک کر دیا۔ جب والدین اسے لے کر دوبارہ ہسپتال گئے تو ڈاکٹر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ کہنے لگا کہ اس طرح کے مریض کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ یہ واپس کیسے کھڑا ہو گیا۔ ہماری کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اُس کے مطابق تو کوئی ایسا مریض نہیں جس کے جسم کی یہ پوزیشن ہوا اور وہ ٹھیک ہو گیا ہو۔ وہ بچہ جو نہ لیٹ سکتا تھا نہ کھڑا ہو سکتا تھا اَب اللہ کے فضل اور پیارے حضور کی دعاؤں سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ خوشی سے سکول جاتا ہے۔ کھیلتا ہے۔ سائیکل چلاتا ہے۔ ہم بھی ہر روز اس بچے کو ادھر ادھر دوڑتے بھاگتے اور مختلف قسم کی خدمتیں کرتے دیکھتے رہے ہیں۔ اللہ اس کی عمر اور صحت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

17/اپریل 2010ء

وینس شہر کی سیر

ہفتہ کے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں آٹھ کاروں پر مشتمل قافلہ وینس شہر کی سیر کیلئے صبح 10 بجکر پانچ منٹ پر Malalbergo قصبہ کے ایک ہوٹل Med سے دعا کے ساتھ روانہ ہوا۔ موٹروے A13 پر 150 کلومیٹر کا یہ سفر طے کرتے ہوئے قافلہ تقریباً 11 بجکر پچاس منٹ پر پر وینس شہر میں داخل ہوا۔ شمال مشرقی اٹلی میں واقع یہ شہر بحیرہ ایڈریاٹک (Adriatic) کے کنارے کم وبیش 118 جزیروں کو ملا کر بنایا گیا ہے اور دنیا کے خوبصورت ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ عرف عام میں اسے " پانیوں کا شہر" کہا جاتا ہے۔ اس کے جزیروں کے درمیان 160 چھوٹی بڑی نہریں بہتی ہیں۔ اسے صوبے کا درجہ حاصل ہے۔ اس کے زیر انتظام 44 قصبات ہیں اور اس کا کل رقبہ 412 مربع کلومیٹر ہے۔ اسے "پانیوں کے شہر" کے علاوہ "پلوں کا شہر" اور "روشنیوں کا شہر" بھی کہا جاتا ہے۔ شہر میں سڑکوں اور ریلوے کی بجائے خاص قسم کی کشتیوں جنہیں گنڈولہ کہتے ہیں اور موٹر کے ذریعے چلنے والی کشتیوں کے ذریعے آمد و رفت ہوتی ہے۔ مختلف جزیروں کو 400 کے لگ بھگ پلوں کے ذریعے ملا کر ان میں ریلیں بھی چلائی گئی ہیں۔ یہاں بازنطینی سلاطین کے زمانے کے گرجے قابل دید ہیں۔ چوتھی صدی کی عمارات میں سینٹ مارک (St. Mark) کا گرجا اور ڈاجز پیلس (Dodges Palace) مشہور عمارات ہیں۔ سولہویں صدی عیسوی میں وینس یورپ کے موسیقی کے مشہور مراکز میں شمار ہوتا تھا۔ موسیقی کی تحریری شکل کا آغاز بھی یہیں سے ہوا۔ وینس میں آرٹ کا وہ مشہور میلہ بھی منعقد ہوتا ہے جس کا آغاز 1893ء میں ہوا۔ اس کے راستہ میں Rovigo,Ferrara اور Padova نامی شہر گزرے جو اپنی تاریخ رفتہ کی وجہ سے ایک خاص شہرت کے حامل ہیں۔ ان میں سے Ferrara تو ازمنہ وسطیٰ سے لے کر آج تک اپنی یہودی کمیونٹی کی وجہ سے اور دنیا میں مداریوں کے سب سے بڑے Street Art میلوں کی وجہ سے مشہور ہے جبکہ Padova اپنی یونیورسٹی کے قدیم ترین Botanical Garden کی وجہ سے مشہور ہے۔ اور Rovigo اٹلی کے اہم ترین دریا، دریائے PO کی گزرگاہ ہونے کے سبب خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ 1453ء کو سلطنت عثمانیہ کے حکمران Sultan Mehmet جو اصل میں سلطان محمد فاتح ہیں نے وینس کو فتح کیا اور کچھ عرصہ تک اسے زیرنگین رکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ وینس شہر کی پارکنگ Piazzale Roma میں گاڑیاں پارک کرنے کے بعد پارکنگ ایریا سے پیدل چلتے ہوئے چند سو میٹر کے فاصلے پر Traghet to (بڑی موٹر بوٹ) پر سوار ہوا۔ اس مقام پر مقامی خفیہ پولیس (Digos) کے دو اہلکاروں نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ یہ پولیس اہلکار حکومت اٹلی کی طرف سے حفاظت کی خاطر مقرر کئے گئے تھے۔

Traghetto میں سوار ہونے کے بعد ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ ہوٹل سے نکلتے وقت بارش ہو رہی تھی لیکن وینس پہنچنے تک خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔ 12 بجکر 27 منٹ پر Traghetto نے اپنے سفر کا آغاز کیا اور تقریباً آدھ گھنٹہ سفر کرنے کے بعد ایک بجے کے قریب Ponte dei Sospiri پہنچا جہاں سے پیدل چلتے ہوئے شہر کی مختلف تاریخی جگہوں کی سیر کرنے کا پروگرام تھا۔ حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ اس جگہ کچھ دیر کیلئے رکے اور اپنے ویڈیو کیمرہ سے تاریخی عمارات کی وڈیو بنائی اور پھر وہاں چارلی چپلن کے حلیہ میں دوسروں کیلئے مزاح اور اپنے لئے روزی کا بندوبست کرنے والے دو آدمیوں کو کھڑے دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ان کی بھی ویڈیو بنائی اور انہیں کچھ دینے کی ہدایت فرمائی جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔

جب قافلہ Palazzo Ducale پہنچا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً 15 منٹ تک اس کے مختلف مناظر کی ویڈیو بنائی۔ یہ فن تعمیر کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کو گوتھک سٹائل میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کو Doge(Duke) کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا جو وینس کی ریاست کا سربراہ کہلاتا تھا۔

Piazza San Marco کی بھی حضور انور نے اپنے کیمرے سے وڈیو بنائی۔ اس جگہ کو وینس شہر کا سمبل کہا جاتا ہے۔ حضور انور نے یہاں بازنطینی دور کے ایک Basilica (چرچ) کو بھی دیکھا جس کا آغاز نویں صدی عیسوی میں ہوا تھا مگر یہ اپنی موجودہ حالت تک 1177 عیسوی میں پہنچا۔ اس کو یورپ کا ڈرائنگ روم بھی کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 170 میٹر ہے اور اسے اس طرح تعمیر کیا گیا ہے کہ آواز گونجنے کی صورت میں کافی دور تک پھیلتی ہے۔ گائیڈ نے اس کے بارہ میں جب یہ بتایا کہ یہ گرجا 30 سالوں میں تعمیر ہوا لیکن اس پر جو نقش ونگار بنائے گئے ہیں ان پر 300 سال کا عرصہ لگا۔ تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عیسائیت میں اب یہی کچھ تو رہ گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ 1973ء کے سفرِ یورپ کے دوران جب اٹلی تشریف لے گئے تھے تو آپ بھی وینس کے اسی سینٹ مارک چرچ کے چوک میں تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کی ایک جرمن نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عیسائی نوجوان طبقے میں عیسائیت اور چرچ کے خلاف جذبات روز افزوں ترقی پر ہیں؟ پہلے تو وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے ہچکچاتا رہا لیکن جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ جس شوق سے یہ چرچ بنائے گئے تھے، وہ شوق اب باقی نہیں رہا اور اب اس قسم کی عظیم عمارتیں نہیں بنائی جارہیں تو کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ چرچ سے دلچسپی ختم ہو رہی ہے؟ اس نے یہ تسلیم کیا کہ واقعی حقیقت یہی ہے۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا کہ بیس پچیس سال تک لوگ عیسائیت سے بیزار ہو جائیں گے تو اس نے کہا کہ شائد اس سے بھی پہلے ایسا ہو جائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے قافلہ کے ہمراہ اس Piazza (چوک نما کھلی جگہ) پر واقع 323 فٹ بلند مینار Campanile di San Marco کے اوپر لفٹ کے ذریعہ تشریف لے گئے۔ یہاں انتظامیہ کی طرف سے معمول سے ہٹ کر خصوصی گذرگاہ کے رستے سے اندر جانے کا انتظام کیا گیا تھا ورنہ لائن میں لگ کر ٹکٹ لینا تو سخت محال تھا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اوپر پہنچے تو کچھ دیر بعد ہی چرچ کا گھنٹہ بجنا شروع ہو گیا۔ جس کا شور اتنا زیادہ تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شور سے بچنے کیلئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ”انہیں اذان کی آواز تو تکلیف دیتی ہے لیکن چرچ کے ان گھنٹوں کا شور سنائی نہیں دیتا“۔

وینس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ٹاور دیکھا جو Pisa کے ٹاور کی طرح ایک طرف کو جھکا ہوا تھا۔ گائیڈ کرنے والی خاتون نے بتایا کہ یہ یہاں کا Leaning Tower ہے اور یہاں کی اکثر عمارتیں بھی اگرچہ اب ٹیڑھی ہو رہی ہیں But we are safe (لیکن ہم محفوظ ہیں) کیونکہ ہر سال ان میں ایک خاص قسم کا سیمنٹ Inject کیا جاتا ہے جس سے ان کے گرنے کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ جبکہ وہ خود ہی پہلے یہ بھی بتا رہی تھیں کہ یہاں کی عمارتیں ہر ایک سو سال میں 10 سینٹی میٹر Sink ہو کر زمین میں دھنس رہی ہیں۔ بہرحال یہ تو محض اس کا ایک دعویٰ تھا اسے کیا پتہ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں قوموں کے عروج و زوال کے بیان میں ان سے زیادہ طاقتور قوموں کو ان کی عظیم الشان ترقیات کے باوجود اپنی پکڑ کے ذریعہ صفحۂ ہستی سے مٹانے کا ذکر یونہی بے مقصد اور بے فائدہ نہیں کیا ہوا۔

وینس کی سیر کے دوران لوگ جب حضور انور ایدہ اللہ کو دیکھتے تو باوجود عدم واقفیت اور ناشناسی کے نہایت ادب واحترام سے کھڑے ہو جاتے اور بڑی دلچسپی اور تجسس کے انداز میں آپ کے بارہ میں دریافت کرتے۔ کچھ آپ کی تصویریں بناتے اور کچھ اجازت لے کر آپ کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی تصویریں کھنچواتے۔ ان اجنبی راہ گیروں کی سرگوشیوں کی بازگشت جہاں صداقت احمدیت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی تھی وہیں یہ خلافت احمدیت کی حقّانیت کی بھی مظہر

تھی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر ان گزرنے والوں کے منہ سے خلیفۃ المسیح کے بابرکت اور مقدس ہونے کا اقرار کروا رہی تھی۔ کچھ تو ہمت کر کے پوچھ لیتے تھے کہ یہ شخصیت کون ہیں؟ اور کئی خود ہی اندازہ لگانے کی کوشش کرتے تھے۔ اطالوی زبان میں "Principe" اور "Santone" کے الفاظ بار بار سنائی دیئے جن کا مطلب ہے شہزادہ اور "Santone" یعنی "Saint" یا کوئی مقدس ہستی۔ ایسے خیالات کا اظہار کرنے والے لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ رک کر ہر ایک کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت سے متعارف کروانا عملاً ناممکن اور محال تھا ورنہ اس دن کے پروگرام کو آگے بڑھانا مشکل ہو جاتا۔ اس کے باوجود جہاں کہیں بھی کسی کے لئے ممکن ہوتا وہ رُک کر ان لوگوں کو حضور انور کے بارہ میں بتانے کی ضرور کوشش کرتا۔ اس جگہ ایک عورت نے ہمارے کسی ساتھی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہیں حضور انور کا مختصر تعارف کروایا گیا تو اس خاتون نے پہلے یہ کہا کہ یہ منظر بہت خوبصورت ہے۔ پھر کہا کہ کیا میں ان کو سلام کر سکتی ہوں اور ان کے ساتھ ایک تصویر کھنچوا سکتی ہوں۔ حضور انور سے اجازت لے کر جب اس خاتون کو مثبت جواب دیا گیا تو وہ بے ساختہ خوشی سے اچھلتی جا رہی تھی اور اطالوی زبان میں ساتھ ساتھ یہ کہہ رہی تھی کہ "che bello, che bello" یعنی" کیا خوب، کتنا اچھا ہے"۔ وہاں ایک اور خاتون بھی کیمرہ لئے پھر رہی تھیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر لے رہی تھیں۔ ان کے دریافت کرنے پر جب انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں پولینڈ کی رہنے والی ہوں اور یونیورسٹی کی پروفیسر ہوں اور فوٹوگرافی بھی کرتی ہوں۔ اس خاتون نے کہا کہ مجھے آپ کی جماعت سے کوئی واقفیت نہیں لیکن میرا دل آپ لوگوں کے ساتھ ہے اور یہ منظر مجھے بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔ محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے انہیں کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اجازت کے بعد آپ حضور سے مل کر ان کے ساتھ تصویر بنا سکتی ہیں۔ تو وہ کہنے لگیں کہ میں تو ایک معمولی چیز ہوں اور وہ ایک عظیم ہستی ہیں۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ ان کے قریب بھی جا سکوں۔ حضور انور کی خدمت میں ان کی یہ بات بیان کی گئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھ کر انہیں سلام کیا۔ وہ خاتون اس پر بے حد خوش ہوئیں اور کافی دیر تک حضور کی تصویریں کھینچتی رہیں اور جانے سے پہلے خود ہی ساری تصویریں ہمیں بھجوانے کا بھی وعدہ کر گئیں۔

تقریباً اڑھائی بجے کھانے اور نمازوں کیلئے قافلہ Algiardinetto ریسٹورنٹ پہنچا۔ کھانے کے بعد اسی ریسٹورنٹ کے صحن میں حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض ممبران قافلہ کے ساتھ چپو والی مشہور کشتیوں Gondola پر وینس کی سیر کی۔ Gondola کی بیس منٹ کی سواری کے بعد قافلہ S. Sofia نامی جگہ پر پہنچا۔ یہاں سے پیدل چلتے ہوئے سب لوگ ایک مشہور تاریخی پل Ponte di rialto کی طرف آئے۔

سیر کے بعد حضور اور فیملی کیلئے Taxi boats کا انتظام تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پبلک ٹرانسپورٹ والی کشتیوں پر چلے جاتے ہیں۔ اس وقت ٹریفک بہت تھی اور کشتیوں پر سوار ہونے والوں کی تعداد بھی کافی تھی جس کی وجہ سے جگہ ملنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ چنانچہ پبلک ٹرانسپورٹ والی کشتیوں کے انچارج سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک کشتی تو دس منٹ بعد آ رہی ہے لیکن اس میں جگہ نہیں ہوگی۔ لیکن اس کے معاً بعد ایک اور کشتی آئے گی جو کہ آدھی خالی ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اس کا انتظار کر لیں۔ لیکن انسان کس زبان سے خدا کا شکر ادا کرے کہ وہ اپنے پیارے مسیح سے کئے گئے وعدے ''انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ'' کو کس طرح ان کے خلفاء کے ساتھ بھی بڑی شان سے ایفاء کرتا ہے۔ چنانچہ اس بات چیت کے چند لمحوں بعد سب نے سامنے سے ایک خالی کشتی کو اپنی جانب آتے دیکھا تو بے اختیار دل سے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں کہ ہمارے لئے تجویز کی جانے والی Boat نہ صرف پہلے آئی بلکہ ساری کی ساری خالی آئی تا کہ اس کا مقدس خلیفہ اور ان کے ساتھی جہاں چاہیں آرام سے بیٹھیں۔ چنانچہ ہم سب اس پر اطمینان کے ساتھ سوار ہو گئے اور یہ کشتی کاروں کی پارکنگ کی جانب چل پڑی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

شام 6 بجکر 20 منٹ پر وینس سے واپسی کا سفر شروع ہوا اور قافلہ 7 بج کر 46 منٹ پر بخیریت واپس ہوٹل پہنچ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' جانے کے لئے تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہوٹل کو واپسی ہوئی اور پھر شب بخیر۔

18؍اپریل 2010

بروز اتوار صبح تقریباً ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ اور چند مقامی احباب جماعت کے ساتھ دعا کے بعد فلورنس (Firenze) اور پیسا (Pisa) کی سیر کیلئے روانہ ہوئے۔

فلورنس کی سیر

فلورنس اپنی تاریخ، آرٹ اور طرز تعمیر کی وجہ سے مشہور ہے۔ دریائے آرنو پر آباد اس شہر کو دنیا کے خوبصورت اور امیر ترین شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ فلورنس کا سفر اکثر پہاڑی تھا اور سارا رستہ سرنگوں سے اٹا پڑا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے اس سفر کے دوران 30/32 کے لگ بھگ سرنگیں آئیں جو 70 میٹر سے لے کر 2000 میٹر تک لمبی تھیں۔ ان سرنگوں کے علاوہ باقی رستہ سارا ہی بڑا سرسبز و شاداب اور خوبصورت تھا جس میں گندم، جو اور سرسوں کے پیلے پھولوں والے کھیت تاحد نظر پھیلے ہوئے تھے۔ اس سفر کے دوران ہم اس گاؤں کے پاس سے بھی گزرے جہاں ریڈیو کا موجد مارکونی پیدا ہوا تھا۔ پھر قافلہ اٹلی کی خوبصورت ترین وادی ٹسکنی (Tuscany) کے دلفریب مناظر کو دیکھتے ہوئے فلورنس کے موٹر وے Exit پر پہنچا تو وہاں پولیس اسکارٹ دو موٹر سائیکلوں پر سوار قافلہ کا انتظار کر رہی تھی جس نے جگہ جگہ ٹریفک کو روک کر قافلہ کیلئے گزرنے کی سہولت مہیا کی۔ شہر کے وسط میں جماعت نے Piazza della Liberta نامی جگہ پر ایک ہوٹل San Galld Palace میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہیں پر گاڑیوں کو بھی پارک کیا گیا۔ فلورنس میں سیر کیلئے تین وینوں کا انتظام تھا جن کے ڈرائیور ہی tourist guide بھی تھے۔ انہیں گائیڈز کے ساتھ شہر کی سیر کیلئے اڑھائی گھنٹے کا پروگرام تھا۔ اس جگہ سے حضور انور ایدہ اللہ مع افراد قافلہ بلندی پر واقع شہر کی مشہور ترین جگہ Piazza MichelAngelo کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے سارے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ اس جگہ Michel Angelo کے مشہور شاہکار David کا مجسمہ نصب ہے۔ پولیس اسکارٹ کے سپاہیوں نے اپنی دوسری ڈیوٹی کی وجہ سے یہاں پر واپس جانے کی اجازت چاہی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ اس موقعہ پر انہوں نے ہیلمٹ اپنی بغلوں میں دبا کر سر جھکاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سیلوٹ پیش کیا۔ حضور نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا اور دریافت فرمایا کہ اب شہر میں جانے میں مشکل تو نہیں ہوگی۔ اس پر پولیس کے سپاہیوں نے کہا کہ اب راستہ بالکل آسان ہے۔ حضور مسکرا دئے اور فرمایا ٹھیک ہے۔ آسان ہی ہوگا لیکن ہمارے جو دوست پہلے آئے وہ دو بار آئے اور دونوں بار ہی راستہ بھول گئے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سامنے نظر آنے والے ٹاور اور گنبد کے بارے میں گائیڈ سے دریافت فرمایا۔ گائیڈ نے بتایا کہ سامنے والا گنبد تو The Cupola کہلاتا ہے اور اس کے ساتھ نظر آنے والا ٹاور Bell Tower ہے جس کو The Campanile di giotto کہا جاتا ہے۔ گائیڈ نے Ponte Vecchio کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فلورنس کا Medieval زمانے کا پرانا پل ہے جس پر موجود دکانیں صدیوں سے بنی چلی آ رہی ہیں۔ نیز اس نے بتایا کہ فلورنس شہر میں بنائی گئی عمارتوں کی چھت Terra Cotta یعنی پکائی گئی مٹی سے بنائی جاتی تھی اور ان کی کھڑکیاں رنگین ہوتی تھیں۔

گائیڈ نے بتایا کہ اٹلی کا مشہور و معروف شاعر Dante Alighieri بھی اسی شہر میں پیدا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Dante کا پورا نام پوچھا اور اس کو دہرایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ David کے مجسمہ کی طرف بڑھے۔ گائیڈ نے بتایا کہ یہ مجسمہ دھات کا بنا ہوا ہے جبکہ اصل مجسمہ سنگ مرمر کا ہے اور وہ یہاں کی اکیڈیمک گیلری میں محفوظ ہے۔

ایک بج کر 40 منٹ پر قافلہ Piazza San Giovanni پہنچا تو گائیڈ نے بتایا کہ فلورنس شہر سے Renaissance یعنی یورپ کے احیاء کے Idea نے جنم لیا تھا۔ یہاں بھی سیر کے دوران لوگ بار بار یہ پوچھتے کہ یہ شخصیت کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ ایک خاتون نے آپ کے بارے میں پوچھا تو اسے تعارف کروایا گیا۔ پھر وہ دور سے ہی حضور کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں کہ ان کے چہرے پر بہت روحانیت نظر آتی ہے۔ ایک ٹورسٹ خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فوٹو بنوانے کی اجازت طلب کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ ایک صاحب نے خود آ کر حضور سے اپنا تعارف کروایا۔ ان کا نام Lombardi تھا۔ انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ حضور نے فرمایا کہ بعد میں ان کو تصویر بھجوا دیں۔ چنانچہ ان کا فون نمبر لے لیا گیا تا کہ بعد میں ان سے رابطہ کر کے ارشاد مبارک کی تعمیل کی جا سکے۔ ایک اور مقام پر ایک جوڑے نے حضور پرنور کے بارہ میں پوچھا۔ ابھی ان سے بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ کچھ اور لوگ بھی آ گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی بہت تجسس تھا لیکن پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔ آپ ہمیں بھی ان کے بارہ میں بتا دیں۔ ان تمام لوگوں سے حضور اور جماعت کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ اس پر یہ سب بہت خوش ہوئے اور بار بار شکریہ ادا کرتے رہے۔ یہیں پر ایک پاکستانی اور ایک مراکشی باشندے نے حضور انور کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو وہی عالم ہیں جو ٹی وی پر خطبہ دیتے ہیں۔ ڈنگہ تحصیل کھاریاں سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی پاکستانی نے سب کے سامنے برملا یہ اعتراف کیا کہ ان کی خوبصورت باتیں اور لہجے کی مٹھاس ہمیں ان کا خطبہ سننے پر آمادہ کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فلورنس کے ایک چرچ Basilica di Santa Maria del Fiore کی خوبصورتی کی تعریف فرمائی اور اس کے بعد Piazza della Signoria کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں ایک بلڈنگ Palazzo Vecchio پر نظر پڑی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر گائیڈ نے بتایا کہ یہ فلورینس کا ٹاؤن ہال ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ یہ کب تعمیر کیا گیا تھا؟ تو گائیڈ نے بتایا کہ 1299ء میں فلورنس کے لوگوں نے شہر کے مجسٹریٹ کو طاقت اور حفاظت فراہم کرنے کی خاطر اس کو تعمیر کیا تھا۔ ٹاؤن ہال کے قریب ایک جگہ Piazza Strozzi میں بچوں کے جھولے لگے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اور نواسے نواسی نے ان جھولوں سے لطف اٹھایا اور حضور اس دوران ان کی ویڈیو فلم بناتے رہے۔ یہ عجیب اتفاق تھا کہ ان جھولوں کا مالک قادیان کا ایک خوش نصیب سکھ تھا۔ جس نے کہا کہ میں مرزا صاحب کو جانتا ہوں اور میں قادیان کے قریب رہتا ہوں۔ اس حال میں وہ اپنی خوش بختی پر بڑا نازاں دکھائی دے رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کے قدموں کی برکت سے اس کے کاروبار میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

اس کے بعد ایک اٹالین نے حضور انور کے بارہ میں پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اور پھر اجازت لے کر حضور کے ساتھ تصویر کھنچوائی اور رابطہ کیلئے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی کا فون نمبر لیا۔ اس کے ساتھ ہی فلورنس کی سیر کا پروگرام مکمل ہو چکا تھا اور اب یہاں سے Pisa شہر کی طرف روانگی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ چنانچہ دو بجکر 45 منٹ پر قافلہ بذریعہ Vans اس ہوٹل پہنچا جہاں گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔ دو بجکر پچاس منٹ پر قافلے نے فلورنس سے Pisa کی طرف رخت سفر باندھا۔ رستہ میں فلورنس شہر کے باہر Ponte Ema نامی جگہ پر پہاڑی کے اوپر واقع ایک ریسٹورنٹ میں نمازوں اور کھانے کیلئے قافلہ رکا۔ خدام نے ضروری

انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر سب نے اس خوبصورت اور سرسبز وشاداب جگہ پر دوپہر کے کھانے کا لطف اٹھایا۔

پیسا ٹاور کی سیر

4 بجکر 35 منٹ پر قافلہ Pisa کیلئے روانہ ہوا جو ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔ وسطی اٹلی کے اس شہر پیسا (Pisa) کی وجہ شہرت اس کا مشہور زمانہ وہ عجیب وغریب مینار ہے جو ایک طرف کو جھکا ہوا ہے جسے Leaning Tower of Pisa کہتے ہیں اور جو دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ کشش ثقل کا قانون دریافت کرنے والا سائنسدان گلیلیو اس مینار کو اپنے تجربات کیلئے استعمال کیا کرتا تھا۔ دراصل یہ ایک قدیم گرجے کا مینار تھا اور اس میں ایک گھڑیال نصب تھا۔ گرجا منہدم ہو گیا لیکن مینار تا حال باقی ہے۔ اس کی تعمیر 1173ء میں شروع ہوئی اور 1372ء میں مکمل ہوئی۔ دوران تعمیر 1298ء میں یہ ایک طرف کو جھکنا شروع ہو گیا۔ اس کے اوپر جو منزلیں بنائی گئیں ان کا زاویہ بدل دیا گیا تا کہ اس کی ٹیڑھ نکل جائے لیکن یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ یہ 55 میٹر یا 180 فٹ بلند مینار ہے۔ 1999ء میں اس کی مرمت کی گئی جس کے نتیجہ میں اس کا جھکاؤ کچھ کم ہوا ہے۔ یہ شہر مشہور سائنسدان گلیلیو کی جائے پیدائش بھی ہے جس نے دوربین کو ایجاد کیا تھا۔ اس شہر میں دریائے آرنو (Arno) پر بنے ہوئے خوبصورت پل بھی قابل دید ہیں۔ اس شہر میں 20 سے زائد گرجا گھر اور متعدد محلات واقع ہیں۔

Pisa میں ٹیڑھے مینار (Leaning tower) کے اوپر جانے کیلئے شام 6 بجے کا وقت مقرر تھا لیکن ایک فٹ بال میچ کی وجہ سے راستہ میں ٹریفک زیادہ ہونے کے ڈر سے اس کا وقت 6 کی بجائے 6:40 مقرر کر لیا گیا۔ جب ہم Pisa (پیسا) کے قریب موٹر وے سے شہر کی طرف جانے والے رستہ کے قریب پہنچے تو پولیس Escort منتظر تھی۔ پولیس کے موٹر سائیکل ہمیں Escort کرتے ہوئے شہر کے عین وسط میں لے گئے اور ہماری گاڑیوں کی پارکنگ ایسی جگہ کروائی جہاں سے Tower تک کا پیدل راستہ نہایت آسان اور نزدیک تھا۔ پولیس Escort نے یہاں بھی عام ٹریفک کو روک کر قافلہ کے گزرنے کیلئے راستے بنائے اور بارہا سگنلز کو نظرانداز کر کے ہمیں گزارا۔ یہاں پارکنگ سے پہلے قافلہ تھوڑی دیر کیلئے ایک معروف قدیمی یونیورسٹی کی عمارت کے قریب رکا جس کا گلیلیو سے خاص تعلق رہا ہے۔ اس جگہ موجود طلباء وطالبات نے جب اچانک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کار سے باہر نکلتے دیکھا تو حیران و ششدر ہو کر کھڑے ہو گئے اور کئی طلباء نے حضور انور کی تصاویر بنائیں۔

Pisa Tower سے کچھ فاصلہ پر ایک اسٹال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ توقف فرمایا اور وہاں موجود Handicraft کو بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرمایا۔ Tower کے سامنے پہنچ کر آپ نے اس کی ویڈیو بنائی۔ Tower گیٹ پر جو پولیس والے کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ بکنگ تو تیس لوگوں کی ہے لیکن آپ زیادہ بھی چلے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ آپ کا یہ وزٹ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔ Florence اور Pisa کی سیر کے دوران حضور انور اپنے نواسے عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ کو اپنے ساتھ رکھتے اور جب کسی بات کو ان کی Studies کے حوالے سے مفید سمجھتے تو اس میں ان کو بھی Involve کرتے اور انہیں منتظمین سے مختلف سوالات کرنے کا موقع مہیا فرماتے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Camposanto کے سامنے سے گزرتے ہوئے The Duomo Cathedral کے دائیں طرف سے ہوتے ہوئے Pisa Tower کے عین سامنے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں دریافت فرمایا کہ کون کون Tower پر جانے کیلئے تیار ہے؟ اور پھر اپنے پیارے آقا کے ساتھ Pisa ٹاور کے اوپر جانے والے سب لوگ 6 بجکر 55 منٹ پر اس کی 296 سیڑھیاں چڑھ کر چوٹی پر پہنچ گئے۔ اس جگہ حضور انور ایدہ اللہ نے بھی تصاویر بنائیں اور باقی سب بھی تصویریں کھینچتے رہے۔ اور پھر 7 بجکر 12 منٹ تک ہم سب لوگ ٹاور کی سیر کر کے باہر نکل آئے۔ اب کار پارکنگ کی طرف روانگی شروع ہوئی۔ واپسی پر Pisa Tower کے ساتھ موجود ایک Medieval wall پر حضور انور کی نظر پڑی تو اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی قدیم دیوار ہے۔ وہاں یہ عجیب بات بھی دیکھی کہ Pisa ٹاور کے احاطہ میں لگے درخت بھی ایک طرف کو جھکے ہوئے اور ٹیڑھے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کی کیا وجہ اور حکمت ہے۔

Pisa کی سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ واپس ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ واپسی کا یہ سفر 200 کلومیٹر سے زائد تھا۔ قافلہ شام 9 بجکر 54 منٹ پر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے سیدھا مشن ہاؤس بیت التوحید پہنچا جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر واپس اپنے ہوٹل تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

ضروری تصحیح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی جو پہلی قسط شائع ہوئی تھی اس میں 28/ مارچ کی مصروفیات کے ذکر میں ایک فقرہ سہواً غلط لکھا گیا ہے جس سے بات کا مفہوم بدل گیا ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے۔

''لیکن اگر یہ کہا جائے کہ جس سے میں پیار اور محبت کرتا ہوں وہ چونکہ اس چیز کو پسند نہیں کرتا اس لئے میں بھی اس کو بُرا سمجھتا ہوں اور وہ کام نہیں کرتا جس کو وہ بُرا سمجھتا ہے تو یہ درست نہیں''۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 7 مئی 2010ء صفحہ 12 کالم نمبر 1 تیسرا پیرا سطر از نمبر 11)

دلی معذرت کے ساتھ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اس کی درستی فرمالیں۔ صحیح فقرہ یوں ہے:۔

''.................. اور اگر یہ کہا جائے کہ جس سے میں پیار اور محبت کرتا ہوں وہ چونکہ اس چیز کو پسند نہیں کرتا اس لئے میں بھی اس کو بُرا سمجھتا ہوں اور وہ کام نہیں کرتا جس کو وہ بُرا سمجھتا ہے تو یہ درست ہوگا اور یہی تقویٰ ہے''۔

(منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

جزیرہ پرنسپ (Principe) کا پہلا تبلیغی دورہ

صدر مملکت اور دیگر سرکردہ افراد سے رابطے، لٹریچر کی تقسیم

ایک سیکنڈری سکول کے لئے ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے 10 کمپیوٹرز کا تحفہ

(رپورٹ: مرزا انوار الحق۔ مبلغ سلسلہ ساؤتومے پرنسپ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے غلبۂ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ہر سال نئے ممالک اور نئے علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور سعید روحوں کو دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے۔ جزیرہ پرنسپ کے پہلے دورہ کی رپورٹ دعا کی غرض سے ہدیۂ قارئین ہے۔

ملک ساؤتومے دو جزیروں پر مشتمل ہے یعنی ساؤتومے اور پرنسپ۔ ساؤتومے میں جماعت احمدیہ کی رجسٹریشن 2001ء میں عمل میں آئی اور آہستہ آہستہ جماعت کا نفوذ ہوا۔ دوسرا جزیرہ پرنسپ گو کہ ملک ہونے کے لحاظ سے ساؤتومے کے کنٹرول میں ہے لیکن اس کا اپنا نظام حکومت ہے جو کہ ساؤتومے کی طرف سے نامزد ایک صدر مملکت کے تحت کام کرتا ہے۔ اس جزیرے کی آبادی تقریباً 10 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور ساؤتومے سے ڈیڑھ سو 150 کلومیٹر شمال مشرق میں گلف آف گنی کے سمندر میں واقع ہے۔

اس جزیرے پر ابھی تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی کسی بھی مسلمان فرقے کی طرف سے کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ چنانچہ سو فیصدی لوگ عیسائیت سے وابستہ ہیں۔ خاکسار نے 24/ اپریل 2010ء کو اس جزیرے کا دورہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ خاکسار اور لوکل مشنری عبدالقادر صاحب سمندری راستے سے بذریعہ شپ 8 گھنٹے کا سفر طے کر کے پرنسپ پہنچے۔ ایک ہوٹل میں رہائش کا انتظام کیا گیا۔

اگلے دن نماز تہجد اور خصوصی دعا سے دن کا آغاز کیا گیا اور وہاں کے افراد سے رابطہ شروع کیا۔ کل تقریباً 150 افراد سے رابطہ ہوا۔ سب افراد کو جماعت کا اور اسلام کا تعارف کروایا۔ جماعتی لٹریچر اور تعارفی پمفلٹس تقسیم کئے۔ اسی طرح وہاں کے نیشنل ہسپتال، نیشنل پولیس ڈیپارٹمنٹ، دو سیکنڈری سکولوں اور وہاں کے کلچر سنٹر کا خاص طور پر دورہ کیا اور ان محکموں کے سرکردہ افراد یعنی ڈاکٹرز، سکول ٹیچرز اور پولیس اہلکاروں کو بھی اسلام کا پیغام اور جماعت کا تعارف کروایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ہم نے مسلمان پہلی مرتبہ دیکھے ہیں۔ فطرتی طور پر یہاں کے لوگ امن پسند ہیں۔

آخری دن 27/ اپریل کو جزیرہ پرنسپ کے صدر مملکت سے ملاقات تھی۔ چنانچہ ان کی سیکرٹری نے وقت مقررہ پر فون کر کے ہمیں ملاقات کے لئے بلایا۔ 10 بجے پریذیڈنسی میں صدر مملکت مکرم Jamilo Benedito Cassandr سے ملاقات ہوئی۔ 30 منٹ کی یہ ملاقات بہت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ ملاقات کے دوران خاکسار نے انہیں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا اور اس جزیرے پر اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے دلچسپی سے ہماری باتیں سنیں اور کہا کہ ہم یہاں ہر مذہب کو آزادی سے کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ بھی پوری آزادی کے ساتھ یہاں اسلام کا کام کر سکتے ہیں۔ نیز جزیرے کے متعلق بہت سی معلومات ہمیں دیں۔

اس دورہ کے دوران بہت سے لوگوں نے جماعت میں دلچسپی کا اظہار کیا اور اپنے رابطہ نمبرز ہمیں دیئے۔ کچھ احباب نے بیعت فارم بھی لئے اور کہا کہ ہم غور کر کے آپ کو اطلاع کریں گے۔ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے ساؤتومے کے 10 سیکنڈری سکولوں میں 100 کمپیوٹرز لگوانے کے لئے بھجوائے گئے تھے تا کہ یہاں کے طلباء اس ٹیکنالوجی سے آگاہ ہوں اور جدید علوم سے واقفیت ہو سکے۔ ان میں سے 10 کمپیوٹرز جزیرہ پرنسپ کے ایک سیکنڈری سکول کو تحفۃً دیئے گئے۔ یہ کمپیوٹرز خاکسار اپنے دورہ میں اپنے ہمراہ لے گیا تھا اور وہاں کے نیشنل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو ملاقات کے بعد دیئے۔ انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے تعلیم کے شعبے میں کئے گئے اس اقدام کو بہت سراہا۔ الحمد للہ۔ 27/ اپریل 2010ء کو خاکسار مع لوکل مشنری کے واپس بذریعہ شپ ساؤتومے پہنچ گیا۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ یہاں کے لوگوں کے دل قبول حق کے لئے آمادہ کر دے اور اسلام احمدیت یہاں کثرت سے پھیلے اور پھولے۔ آمین۔

❀❀❀❀❀

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 26ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

1545 افراد جماعت کی شرکت مختلف موضوعات پر ٹھوس علمی وتربیتی تقاریر

آسٹریلیا کے وزیراعظم کا جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پر مشتمل پیغام، پارلیمنٹ اور مقامی سرکردہ افراد کی جلسہ میں شرکت۔ تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔سیکرٹری اشاعت آسٹریلیا)

سڈنی جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا 26 واں جلسہ سالانہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 2 تا4/اپریل 2010ء مسجد بیت الھدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ الحمدللہ اس جلسہ سالانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1545 افراد نے شرکت کی۔ آسٹریلیا کی مختلف جماعتوں، ایڈیلیڈ، برزبین، میلبورن، کینبرا، بنڈابرگ، پرتھ اور تسمانیہ کے احمدی احباب وخواتین کے علاوہ فجی، نیوزی لینڈ، سولومون آئی لینڈز، جرمنی ،کینڈا، انگلینڈ، پاکستان اور انڈیا کے ممالک سے بھی احمدی احباب اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں ممبر فیڈرل پارلیمنٹ، کونسلرز، بلیک ٹاؤن سٹی کونسل کے مئیر اور دیگر افراد نے بھی شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں اللہ کے فضل سے روزانہ باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر کے بعد درس بھی دیا جاتا رہا۔

اس سال خلافت جوبلی ہال بھی پہلی دفعہ زیر استعمال آیا۔ خلافت جوبلی ہال کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے 21 اپریل 2006ء کو پہلے دورۂ آسٹریلیا کے دوران رکھا تھا۔ اب یہ ''خلافت جوبلی ہال'' اللہ کے فضل سے ایک خوبصورت عمارت کے طور پر مکمل ہوگیا ہے۔ اس ہال سے ملحق لنگر خانہ کا کچن بھی جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ استعمال کیا گیا۔

خلافت جوبلی ہال کے سلسلہ میں ایک اور بات عرض کرتا چلوں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہی ازراہ شفقت اس ہال کا نام بھی رکھا تھا۔

اس ہال کو اس سال جلسہ پر مستورات کے جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا جب کہ مردانہ جلسہ گاہ کے لئے مسجد بیت الھدیٰ کے دونوں ہالز زیر استعمال آئے۔

جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں اس دفعہ رہائش کا انتظام مسجد کے احاطہ میں مارکیز (Marquees) لگا کر کیا گیا۔ مرد حضرات کے لئے 2 مارکیز لگائی گئیں جب کہ خواتین کی رہائش کا انتظام خلافت جوبلی ہال سے ملحقہ دفاتر میں کیا گیا۔

ایک بہت بڑا بک اسٹال حاضرین جلسہ کے لئے مسجد بیت الھدیٰ کے احاطہ میں لگایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اسی مارکی میں ایک (Exhibition) نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے بک اسٹال دیکھا اور کتب خریدکیں اور نمائش سے محظوظ ہوئے۔ غیراز جماعت احباب نے بھی نہایت شوق سے بک اسٹال اور نمائش سے استفادہ کیا۔

2/اپریل 2010ء جو جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب سنٹرل آڈیٹر نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ مکرم محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے آسٹریلیا کا قومی پرچم لہرایا۔

پہلا اجلاس

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کا آغاز سے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ اللہ کا فضل واحسان ہے کہ ہم آج اپنا 26 واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ حصول علم، بھائی چارہ اور امن اس جلسہ کی بہت ساری برکات میں سے چند ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر اپنے فضل فرمائے۔۔ جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے کہا کہ یہ مقدس اجتماع ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ 1891ء میں 75 پاکباز بزرگ لوگ امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان آئے۔ انہوں نے اپنا وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تقاریر سنیں۔ یہ جلسہ بھی اسی جلسہ کی ایک کڑی ہے اور آج اللہ کے فضل سے ہر ملک میں یہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ جلسہ سالانہ کے دو پہلو ہیں۔ انتظامیہ اور جلسہ میں شامل ہونے والے حاضرین ۔ ہر افسر اور ناظم اپنی ڈیوٹی کو احسن رنگ میں ادا کرے اور صبر اور محنت اور جانفشانی سے اپنے متعلقہ امور سرانجام دے۔ دوسری طرف حاضرین بھی جلسہ کا ایک اہم حصہ ہیں ان کو چاہئے کہ وہ صبر اور تحمل سے جلسہ کے سارے پروگرام سنیں اور انتظامیہ سے ہر لحاظ سے تعاون کا مظاہرہ کریں۔

محترم امیر صاحب نے کہا کہ حاضرین جلسہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہم کیوں جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپ اپنا وقت ذکر الٰہی میں گزاریں۔ لغو باتوں سے پرہیز کریں۔ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آپ کے اردگرد بچے بھی ہوتے ہیں اور پھر وہ بھی یہ ساری باتیں سیکھتے ہیں۔

جلسہ کے مہمانان گرامی جو کہ لوگوں کے گھروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں کو مخاطب کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے کہا کہ میزبانوں نے جماعت کی روایات کے تحت مہمانوں کے لئے اپنے گھر پیش کیے ہیں لہٰذا اب یہ مہمانوں کا فرض ہے کہ وہ صبح جلد تیار ہو کر جلسہ گاہ پہنچیں اور رات کو بھی دیر تک باہر نہ رہیں تا کہ میزبان کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو۔

محترم امیر صاحب نے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں اور ان کا خیال رکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے مرد حضرات سے بھی درخواست کی کہ وہ بھی بچوں کا خیال رکھیں نہ صرف یہ کہ ان کو ماؤں کے ہی حوالہ کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ آیئے ہم سب مل کر اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے، مثبت اور عاجزانہ رویہ اپناتے ہوئے، جلسہ کے سارے پروگراموں کو توجہ سے سنتے ہوئے، پنجوقتہ نمازوں کو ادا کرتے ہوئے اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے اس بابرکت جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ آیئے ہم ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے ملیں۔ آیئے ہم اپنے دلوں اور ذہنوں کو صاف کریں اور مسیح موعود علیہ سلام کے اس چمن میں گلابوں کی طرح مہکیں، آمین۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد اگلی تقریر مکرم محمد احمد خاں صاحب کی تھی اور اس کا عنوان تھا ''حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطور باپ''۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مجیب الرحمٰن صاحب سنوری نے ''وقف نو اسکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ اس اجلاس کی آخری تقریر تھی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

دوسرا اجلاس

مورخہ 3/اپریل 2010ء صبح ساڑھے دس بجے جلسہ سالانہ آسٹریلیا کا دوسرا اجلاس مکرم مرزا رمضان شریف صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں غیر از جماعت احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں چالیس سے زیادہ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں فیڈرل ممبر پارلیمنٹ MRs. Louise Markus MP بلیک ٹاؤن سٹی کونسل (اس کونسل میں ہماری مسجد بیت الھدیٰ واقع ہے) کے مئیر Cr. Charlie Lowles اور اسی کونسل کی ایک کونسلر Cr. Kathie Collins بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے مہمانوں نے اس اجلاس میں شرکت کی اور تقاریر کو سنا۔

اس اجلاس کا آغاز، تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر شہاب خاں صاحب کی تھی اور عنوان تھا۔ Importance of Education in Islam۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب کی تھی۔ یہ تقریر بھی انگلش میں تھی اور عنوان تھا۔ A Good Citizen: Responsibilites in Preserving The Enviornment۔ اس کے بعد مکرم مرزا رمضان شریف صاحب نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا " The Beauty and the Glory of the Holy Quran"۔ مکرم رمضان صاحب کی تقریر کے بعد معزز مہمانوں نے جلسہ کے حاضرین سے خطاب کیا۔ جن مہمانوں نے خطاب کیا ان میں فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Mrs Louise Markus اور بلیک ٹاؤن سٹی کونسل کے مئیر Cr, Charlie Lowles اور بلیک ٹاؤن سٹی کونسل کی ایک خاتون کونسلر Cr. Kathie Collins شامل ہیں۔ اس کے بعد مکرم عطاء الاوّل ناصر نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم جناب Hon. Kevin Rudd Pm. Prime Minister کا پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین جلسہ کے لئے بھیجا تھا۔

بعدہ تقسیم ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ ایوارڈز ان احباب وخواتین میں تقسیم کئے گئے جنہوں نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ مردوں میں مکرم امیر صاحب نے یہ ایوارڈز تقسیم کئے جب کہ خواتین کی طرف سے خواتین کو ایوارڈز دیئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوا۔ تمام احباب (جو کہ اس اجلاس میں شریک ہوئے) بک اسٹال اور نمائش (Exhibition) دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں شعبہ اشاعت کی طرف سے ان غیر از جماعت مہمانوں کی خدمت میں پمفلٹس کا ایک ایک سیٹ بھی پیش کیا گیا۔

تیسرا اجلاس

3/اپریل 2010ء کو بعد نماز ظہر وعصر جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس مکرم ناصر محمد کاہلوں صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس دوران مستورات کے جلسہ گاہ میں ان کا اپنا اجلاس منعقد ہوا۔

تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''دعوت الی اللہ''۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مدثر محمود صاحب نے ''صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مالی قربانی کے نمونے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خلافت جوبلی ہال کی Documentory دکھائی گئی۔

اختتامی اجلاس

مورخہ 4/اپریل 2010ء بروز اتوار صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خاں صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مرزا عمران احسن صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''اسلامی کلچر۔ پردہ''۔ اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خاں صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''عبادات کے معیار بلند کریں''۔ اس اجلاس میں محترم امیر صاحب نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس میں علم انعامی بھی تقسیم فرمائے۔

مجلس انصار اللہ آسٹریلیا کا علم انعامی مجلس انصار اللہ برزبین نے حاصل کیا۔ جب کہ مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا علم انعامی مجلس خدام الاحمدیہ ایڈیلیڈ نے حاصل کیا۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم خالد سیف اللہ خاں صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

❀❀❀❀❀

بقیہ: رپورٹ ہیومینٹی فرسٹ از صفحہ 16 سے

سکن انفیکشن، ٹراوما، اینٹینیٹل، سائیکوسوشل سپورٹ، وغیرہ شامل ہیں۔ اب جب کہ صورتحال نارمل ہو چکی ہے، ہیومینٹی فرسٹ نے باقاعدہ طور پر وہ کیمپ گورنمنٹ کے حوالے کر دیا ہے جس میں ابھی بھی تین سے چار ماہ کی سپلائی اور دوسرے طبی اوزار موجود ہیں۔ گورنمنٹ حکام، دوسری تنظیموں اور ان تمام لوگوں جنہوں نے کیمپ کا دورہ کیا، ہیومینٹی فرسٹ کے اس کیمپ کو بہت سراہا اور بہت اچھے ریمارکس دیئے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ کو دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

❀❀❀❀❀

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

رہتاس ضلع جہلم کے صحابہؓ

تاریخی قلعہ روہتاس جہلم شہر سے 18 کلومیٹر فاصلے پر واقع ہے، اسے 43-1542ء میں فرید خان المعروف شیر شاہ سوری نے مغلوں کی دوبارہ آمد روکنے کے لیے تعمیر کروایا تھا۔ یہاں کے بعض صحابہؓ کا مختصر تعارف روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30/جولائی 2008ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت مولوی غلام علی صاحبؓ

قلعۂ رہتاس کے سب سے پہلے احمدی حضرت مولوی غلام علی صاحبؓ تھے۔ آپ محکمہ بندوبست مظفرگڑھ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے جب ''براہین احمدیہ'' کی طباعت کے دَور میں حضور علیہ السلام سے آگاہی ہوئی۔ براہین احمدیہ کے پہلے ایڈیشن کے ساتھ جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں آپ کا نام بھی اس طرح شامل ہے: (15) مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تحصیل مظفرگڑھ... ساتھ ہی آپ کے پانچ روپے چندہ بشرح صدر کا بھی ذکر ہے۔ آپؓ نے ابتداء ہی میں بیعت کی توفیق پائی لیکن سن بیعت معلوم نہیں۔ آپ ملازمت کے سلسلہ میں ضلع گورداسپور میں بھی متعین رہے جس کی وجہ سے حضرت اقدسؑ کے دیوان خانے میں رہنے کا موقع بھی پایا۔ 1897ء میں حضور نے اپنی تصنیف ''انجام آتھم'' میں اپنے 313 کبار صحابہ کی فہرست شائع فرمائی آپ کا نام بھی سولہویں نمبر پر درج ہے۔

آپؓ کی وفات اور تدفین کا علم نہیں ہوسکا۔

حضرت مولوی گلاب دین صاحبؓ اور حضرت گوہراں بی بی صاحبہؓ

آپ شیعہ مسلک کے چوٹی کے عالم تھے۔ مطالعہ کے شوق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھیں اور 8/ستمبر 1892ء کو احمدیت قبول کرلی۔ آپ چودھری شرف الدین صاحب کے بیٹے تھے۔ اپنی قوم میں سب سے پہلے آپ نے مڈل اور نارمل کے امتحان پاس کر کے محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی۔ آپ کو تعلیم نسواں سے خاص دلچسپی تھی اس لئے مدرسہ کی تعلیم کے علاوہ اپنے مکان پر مستورات کو قرآن شریف اور دیگر کتب دینی اردو فارسی پڑھاتے تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا، شاعری وادب، احادیث وتفاسیر اور تصوف کی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی تھیں۔ گرنتھ کے اشلوک اور ہندی کے مقولے کثرت سے یاد تھے۔ ہر مذہب کے جلسوں وعظوں میں جاتے اور سنتے تھے، علماء واتقیاء کی صحبت کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ بغرض استفادہ حضرت مولانا نورالدینؓ (خلیفۃ المسیح اول) کے پاس جموں حاضر ہوئے، آپ نے عربی کی تعلیم کچھ خود شوق سے کچھ حضرت مولانا برہان الدین مرحوم جہلمیؓ سے حاصل کی تھی، دین کی خدمت بلا معاوضہ ہمیشہ کرتے تھے۔

رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کا نام 352 نمبر پر درج ہے۔ جس میں آپؓ نے 2/ ماہواری چندہ بھی مقرر کیا ہے۔ جلسہ سالانہ 1892ء میں شامل ہونے والوں کے اسماء ''آئینہ کمالات اسلام'' میں حضورؑ نے درج فرمائے جس میں آپ کا نام 42ویں نمبر پر موجود ہے۔

حضورؑ نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں اپنے 313 کبار صحابہ میں 34ویں نمبر پر آپ کو شامل فرمایا ہے۔ اسی طرح حضور نے اپنی کتاب ''آریہ دھرم'' اور ''کتاب البریہ'' میں اپنی پُرامن جماعت کے ضمن میں درج دو مختلف فہرستوں میں بھی آپ کا نام رقم فرمایا ہے۔ آپ کی ایک نظم بھی حضور اقدس کی کتاب سراج منیر کے آخر میں درج ہے جس کے کچھ اشعار حسب ذیل ہیں:

اللہ اللہ صدی چودھویں کا جاہ و جلال
رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل وکمال
جس کے آنے کی خبر مخبر صادق نے تھی دی
آسماں پر سے اُتر آیا وہ صاحب اقبال
خضر کے پیچھے چلے جاؤ عقیدت سے گلاب
خیر وخوبی سے اگر چاہتے ہو تم حال وقال

آپؓ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ جون 1920ء میں بعارضہ چنبل بیمار ہوکر 23 نومبر 1920ء کو وفات پائی۔ قلعہ رہتاس کے دروازہ خواص خانی کے باہر تدفین ہوئی، آپ کی قبر آج تک محفوظ ہے۔ قبل ازیں آپؓ کا ذکر خیر 11/اکتوبر 2002ء کے شمارہ میں الفضل ڈائجسٹ میں کیا جاچکا ہے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت گوہراں بی بی صاحبہؓ بھی خواندہ عورت تھیں جنہوں نے 21 فروری 1935ء کو بعمر 70 سال وفات پائی۔ موصیہ تھیں چنانچہ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب اور حضرت حسن بی بی صاحبہؓ

حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ رہتاسی نے ابتدائی زمانہ میں بیعت کی اور جلد ہی ہجرت کر کے قادیان آگئے اور پھر لمبا عرصہ لنگر خانہ میں بطور نان پز کام کرتے رہے۔ آپؓ کو حضور علیہ السلام نے اپنے 313/صحابہ میں شامل فرمایا ہے۔ آپؓ کا نام 181ویں نمبر پر ''میاں غلام حسین مع اہلیہ رہتاس'' درج ہے۔

آپ شیعہ تھے اور رہتاس میں حضرت مولوی گلاب دین صاحب سے مرثیہ اور دیگر نظمیں وغیرہ سنا کرتے تھے۔ اتفاقاً ''توضیح مرام'' اور ''فتح اسلام'' وہاں پہنچے جو سنانے کے بعد مولوی صاحب نے کہا کہ یہ تحریر شیخ عطار اور امام غزالی وغیرہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی منشی گلاب الدین صاحب اور میاں اللہ دتہ صاحب کے ہمراہ اسی وقت بیعت کا خط لکھ دیا۔ اور پھر یہ تینوں 1892ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے اور دستی بیعت بھی کرلی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کی بیعت کا اندراج 9/ اکتوبر 1892ء کے دن درج ہے۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں شرکاء جلسہ سالانہ 1892ء کے اسماء میں بھی آپ کا نام درج ہے۔ آپؓ نے ساری زندگی قادیان میں گزاری اور آخری عمر میں اپنے بیٹے کے پاس نیروبی (کینیا) چلے گئے جہاں 6/جنوری 1954ء کو وفات پا کر احمدیہ قبرستان نیروبی میں دفن ہوئے۔

آپؓ کی اہلیہ حضرت حسن بی بی صاحبہؓ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو کچھ عرصہ دودھ پلانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ وہ حضورؑ کے گھر میں خادمہ کے طور پر لمبا عرصہ مامور رہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں بھینسوں کا دودھ بلو کر مکھن وغیرہ نکالا کرتی تھی اور پھر مکھن کو گرم کر کے گھی بنایا کرتی تھی۔ ایک دن چار پانچ سیر مکھن برتن میں ڈال کر آگ پر رکھا ہوا تھا اور آگ زیادہ تیز ہوگئی۔ گھی ابل کر ضائع ہوگیا ایک عورت نے جا کر اماں جانؓ سے شکایت کی کہ حسن بی بی نے گھی گرادیا ہے۔ آپؓ نے نہ اس کو کچھ جواب دیا اور نہ مجھے کچھ کہا کہ تم نے کیوں نقصان کردیا۔ حضرت حسن بی بی صاحبہ نے 31 اکتوبر 1950ء کو نیروبی میں وفات پائی اور وہیں احمدیہ قبرستان میں دفن ہوئیں۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں سے نوازا۔

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب

حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ بھی ابتدائی بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ ناخواندہ مگر ذہین انسان تھے اور نور فراست دل میں تھا لہٰذا جب حضرت منشی گلاب دین صاحب نے رسالے پڑھ کر سنائے تو آپ نے کہا کہ یہ جو مرزا صاحب نے کہا ہے کہ مسیح مر گیا ہے اور میں آنے والا مسیح ہوں یہ معمولی بات نہیں ہے اور نہ ایسا کہنے والا معمولی انسان ہے جو تیرہ سو سال کی اتنی بڑی غلطی نکالے۔ جب یہ بات حضورؑ نے سنی تو مسکرا کر فرمایا کہ جس کو خدا سمجھ دیتا ہے اس کی فراست بڑھ جاتی ہے۔

رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپؓ کی بیعت کا اندراج بھی 8/اکتوبر 1892ء کے تحت درج ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان 1892ء میں شامل ہونے والوں کی فہرست (مندرجہ ''آئینہ کمالات اسلام'') میں 43ویں نمبر پر آپؓ کا نام درج ہے۔

حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ

حضرت میاں وزیر محمد صاحب ولد میاں فضل الٰہی صاحب آف رہتاس شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ 1893ء میں بیعت کی توفیق پائی تو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپؓ نے مخالفت کا ذکر حضورؑ سے کیا تو فرمایا ''تم صداقت پر پختگی سے قائم رہنا۔ کامیابی کا راز اسی میں ہے۔ لیکن اگر تم صداقت سے ہٹ گئے تو ہرگز کامیاب نہ ہوگے'' اور یہی جواب حضرت مسیح موعودؑ نے میاں علی بخش صاحب رہتاسی اور ان کی اہلیہ رانی بیگم صاحبہ کو دیا۔

حضرت میاں صاحبؓ نہایت نیک اور پاک سیرت بزرگ تھے۔ جماعت کے کاموں میں بڑی لگن کے ساتھ حصہ لیتے اور خلیفۂ وقت کی آواز پر بلاتأمل عمل کرتے، آپ رہتاس جماعت کے سیکرٹری مال بھی تھے اس ذمہ داری کو نہایت محنت سے نبھاتے۔ آخری عمر میں کچھ عرصہ قادیان میں رہے۔ 7/ اپریل 1939ء کو رہتاس میں بعمر 95 سال وفات پائی۔ جنازہ قادیان لایا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

مکرم عبدالسلام بھٹی صاحب آپؓ کے متعلق تحریر کرتے ہیں: حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عشق رکھتے تھے اور آپ کی محبت میں گداز تھے۔ حضورؑ کے ذکر پر چشم پُرآب ہوجاتے اور بات کرتے وقت سرور کے نشہ میں سر ہلا ہلا کر جھومتے اور آنکھوں میں چمک آجاتی۔ تلاوتِ قرآن اور تبلیغ کا بے حد شوق تھا مگر افسوس کہ قریبی عزیزوں میں سے کسی کو احمدیت نصیب نہ ہوئی۔

حضرت بابو فیروز علی صاحبؓ

حضرت بابو فیروز علی صاحب ولد مکرم پیر بخش صاحب پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مریدوں میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچا تو احمدیت قبول کرلی۔ یہ قریباً 1896ء کا واقعہ ہے جب آپ سٹیشن گولڑہ پر تعینات تھے۔ پھر آپؓ کی تبلیغ سے آپؓ کے چھوٹے بھائی حضرت بابو فرمان علی صاحب نے بھی بیعت کرلی۔ انہوں نے 1939ء میں اپنی روایات قلم بند کروائیں جس میں آپؓ کے نام کے ساتھ مرحوم لکھا ہے جس کا مطلب ہے حضرت بابو فیروز علی صاحب اس وقت تک وفات پاچکے تھے۔

حضرت بابو فرمان علی صاحبؓ

حضرت بابو فرمان علی صاحب ولد پیر بخش صاحب قریباً 1867ء میں پیدا ہوئے، 1900ء میں حضرت اقدسؑ کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ تحریری بیعت کے دو تین ماہ بعد دستی بیعت کے لئے قادیان روانہ ہوا تو شیطان نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ مَیں پہلے حضورؑ سے یہ تین سوال کروں گا، اگر جواب ملا تو بیعت کروں گا ورنہ نہیں۔ لیکن کچھ دیر بعد مَیں سوگیا تو جاگنے پر کوئی سوال یاد نہیں رہا حتّٰی کہ قادیان پہنچ کر بھی کچھ یاد نہیں آیا۔ اس پر مَیں نے استغفار کر کے بیعت کرلی۔ بعد

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 مئی 2008ء میں مکرم احمد منیبؔ صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

آنکھ والوں کے لئے دل میں کدورت تو نہیں
آپ محروم بصارت ہیں بصیرت تو نہیں
ہم کو اس شخص میں مولیٰ ہی نظر آتا ہے
لوگ کہتے ہیں خلافت کی ضرورت تو نہیں
وہ مری جان، مرا دل ہے، عقیدت ہے وہی
ہے جنوں خیز مرا عشق مروّت تو نہیں
ہم وفاکیش ہیں جاں نذر کریں گے اک دن
اہل ایمان ہیں ہم اہل سیاست تو نہیں

اس کے میں ملازم تھا تو حضور کی خدمت میں خط دعا کے لئے لکھتا رہا۔ 1902ء میں حضورؑ کی دعا سے 4 سال کی ملازمت کے بعد ترقی ہوکر ہیڈ کنسٹیبل ہوگیا۔ دوتین دفعہ حضورؑ کی زیارت کے لئے قادیان بھی آیا۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ہجرت کرکے قادیان چلے آئے جہاں یکم جنوری 1940ء کو بعمر قریباً 73 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت میاں علی بخش صاحب رہتاسی اور حضرت رانی بی بی صاحبہؓ

1903ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے تو حضرت میاں علی بخش صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب بھی اپنی اہلیہ حضرت رانی بی بی صاحبہ کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے اور بیعت کی۔ البدر میں بیعت کنندگان کی فہرست میں دونوں کے نام درج ہیں۔

حضرت میاں علی بخش صاحبؓ کی چندروایات:

☆ حضور نے جہلم میں فرمایا کہ حدیث کے مطابق مَیں حکم و عدل ہوں۔ ہر فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ مسیح کو ہمارے اندر آنا چاہئے۔ اگر میں سنی ہوتا تو شیعہ نہ مانتے۔ اگر شیعوں کا مذہب اختیار کرتا تو سنی اور دوسرے فرقے نہ مانتے۔ اس صورت میں مَیں حکم کیسے ہوسکتا تھا! لوگوں کو چاہئے کہ مجھے حَکَم مانیں، خود حَکَم نہ بنیں۔

☆ ایک دفعہ قادیان میں سیر سے واپس آتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت وہ تھا کہ نہ مجھے کوئی جانتا تھا نہ قادیان کے نام سے کوئی واقف تھا جب مجھے الہام ہوا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ تو حیران تھا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ مگراب دیکھو جب میں سیر کے لیے نکلتا ہوں تو چالیس پچاس آدمی ساتھ ہوتے ہیں۔

☆ قریباً 1905ء میں رہتاس کے لوگوں نے ہمیں بہت تنگ کیا حتیٰ کہ پانی نہ لینے دیتے تھے۔ ہم میاں بیوی قادیان آگئے۔ میری بیوی نے حضورؑ کی خدمت میں سارا حال عرض کرکے کہا کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ دل میں بے شک احمدی رہیں مگر میرا خاوند یہ بات نہیں مانتا، حضور ان کو اجازت دیدیں کہ نماز ان کے ساتھ پڑھ لیا کریں۔ فرمایا: یہ تو منافقت ہے، آپ فکر نہ کریں استقامت اختیار کریں اللہ تعالیٰ آپ کو غیراحمدیوں کا محتاج نہیں بنائے گا۔ چنانچہ ہم واپس چلے گئے اور آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح عزت اور وقار کے ساتھ زندگی بسر کررہے ہیں۔

حضرت میاں علی بخش صاحبؓ نے یکم جنوری 1942ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

آپؓ کی زوجہ حضرت رانی بی بی صاحبہؓ بنت مکرم نورالدین صاحب بھی رہتاس کی رہنے والی تھیں۔ تقریباً 1872ء میں پیدا ہوئیں، ناخواندہ خاتون تھیں لیکن نیک اور پارسا طبیعت کی مالک تھیں اور مبشر رؤیا کے درجے سے مشرف تھیں۔ بیعت سے قبل ہی آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی صداقت کے متعلق رؤیا دکھادی تھیں۔ چنانچہ آپؓ نے حضورؑ کے سفرِ جہلم سے قبل ہی حضورؑ کی جہلم آمد اور انبوہ خلائق کا نقشہ بیان کردیا تھا جیسا کہ بعد میں وقوع میں آیا۔

آپؓ نے 20 جنوری 1928ء کو بعمر 56 سال وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں۔ دفن رہتاس میں ہوئیں اور یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگایا گیا۔

حضرت ملک محمد حسین صاحبؓ

آپ حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ رہتاسی کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ قریباً 1887ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جب ہجرت کرکے قادیان آئے تو آپ بھی ساتھ ہی تھے۔ بچپن ہی سے حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں تربیت پائی اور نیک طبیعت کے مالک بنے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ہم مکتب تھے۔ 1913ء میں افریقہ چلے گئے۔ آپ بیرسٹری کی اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن بھی گئے۔ محترم مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی لندن سے لکھتے ہیں: ’’ملک محمد حسین صاحب کا پیرس میں لیکچر ہوا اور انہوں نے وہاں احمدیہ لٹریچر بھی تقسیم کیا ہے...... اب وہ فرانسیسی زبان سیکھنے کی کوشش کررہے ہیں تاکہ فرینچ میں تبلیغ کی جاوے۔ ملک صاحب موصوف پیرس سے لندن واپس آگئے اور مجھے کام میں مدد دیتے ہیں۔‘‘

بیرسٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد کینیا آگئے۔ آپ کا شمار نیروبی کے ممتاز ترین بیرسٹروں میں ہوتا تھا۔ 1923ء میں Legislative Council کے ممبر نامزد ہوئے اور میونسپل کمشنر کی حیثیت سے قوم و ملت کی شاندار خدمات انجام دیں۔

آپ کے والد حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ رہتاسی کی ایمان افروز روایت ہے کہ ’’حضرت صاحب شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضور کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدس کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اَور لڑکا جلال جو ’’پٹی‘‘ کا تھا اور مغل تھا وہ بھی دبا رہا تھا۔ یکدم حضرت صاحب نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ: محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالے گا۔ چنانچہ آخری عمر میں جبکہ وہ افریقہ میں تھے نیروبی کا ڈپٹی کمشنر چار ماہ کی رخصت پر گیا تو اس کا قائمقام محمد حسین کو مقرر کیا گیا۔ آپؓ نے 4 اپریل 1935ء کو کینیا میں وفات پائی۔

حضرت ماسٹر بقا محمد صاحبؓ

حضرت ماسٹر بقا محمد صاحب ولد میاں امام بخش صاحب قوم کھوکھر سکول میں مدرس تھے۔ 1907ء میں آپ بوچھال کلاں ضلع چکوال میں متعین تھے جب احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرکے بیعت کا خط لکھ دیا۔ آپ کی بیعت کا اعلان جب اخبار ’’البدر‘‘ میں ہوا تو مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ ’’الہادی‘‘ نے آپ کو بذریعہ خط لکھا کہ: بعد سلام مسنون واضح آنکہ اخبار بدر...... میں زیرعنوان ’’سلسلہ حقہ کے نئے ممبر‘‘ آپ کا نام بھی درج شدہ دیکھا، حیران ہوا کہ...... قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہوسکتا ہے؟...... اول تو مجھے اس خبر کی صحت میں شک ہے، دوم اگر سچی بھی ہے تو آپ گرمیوں کی رخصتوں میں سیالکوٹ میں آکر مجھ سے ملاقات کر جاویں۔ آپ کا خیر خواہ۔ خاکپائے محمد ابراہیم ایڈیٹر رسالہ ’’الہادی‘‘

آپؓ نے ’’بدر‘‘ میں اس خط کا بڑا پُر معارف جواب شائع کرادیا جو آپؓ کے قوی ایمان کا مظہر ہے۔

آپؓ بطور مدرس مختلف جگہوں پر متعین رہے۔ آپؓ نے مارچ 1923ء میں وفات پائی۔ موصی تھے، رہتاس میں دفن ہوئے اور یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

حضرت منشی حسن دین صاحبؓ رہتاسی

مشہور شاعر حضرت حسن رہتاسی صاحبؓ ابن حضرت منشی گلاب الدین صاحبؓ رہتاسی نے 1896ء میں بیعت کی۔ آپ ایک پُرجوش فطرتی شاعر تھے اور عرصہ دراز تک احمدیت اور اردو ادب کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کے اشعار کا مجموعہ ’’کلام حسن‘‘ کے نام سے شائع شدہ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ جہلم تشریف لے آئے۔ وفات سے دو ماہ قبل فیصل آباد میں فروکش ہوئے جہاں بیمار ہوگئے اور جماعت احمدیہ فیصل آباد نے علاج معالجہ اور تیمارداری کی پوری کوشش کی مگر بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور آپؓ 10 مارچ 1951ء کو انتقال کرگئے اور فیصل آباد کے مقامی قبرستان میں سپردخاک ہوئے۔

متفرق

☆ حضرت ملک غریب اللہ صاحبؓ کے متعلق معلومات نہیں مل سکیں۔ اُن کی زوجہ حضرت کرم بی بی صاحبہؓ 1886ء میں پیدا ہوئیں، 1905ء میں بیعت کی اور 4 اکتوبر 1962ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں۔ ان کے ایک بیٹے ملک عبدالواحد صاحب تھے۔

☆ حضرت میاں صاحب دین صاحبؓ رہتاسی ولد نورالدین صاحب نے 18 اگست 1921ء کو بعمر 55 سال وفات پائی۔ آپؓ موصی تھے۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔ آپکی اہلیہ محترمہ فتح بی بی صاحبہ نے 23 فروری 1923ء کو وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں جگہ پائی۔

ماہنامہ ’’مصباح‘‘ ربوہ فروری 2008ء میں شامل اشاعت ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

وفور یاس سے انساں بہل بھی سکتا تھا
ہجوم شوق میں دِل تیرا جَل بھی سکتا تھا
سِسکتی کانپتی رُوحوں کو دیکھ لیتے اگر
تو زندگی کا تصوّر بدل بھی سکتا تھا
یہ میرا ظرف تھا سب خامشی سے میں نے سہا
کہ لفظ حدِّ ادب سے نکل بھی سکتا تھا
مجھے تو مرضیٔ مولا ہی چاہئے ورنہ
وہ چاہتا تو مقدر بدل بھی سکتا تھا!!

چینل ٹنل Channel Tunnel

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ مئی 2008ء میں مکرم طاہر احمد وجاہت صاحب کے قلم سے چینل ٹنل کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون شائع ہوا ہے۔

چینل ٹنل برطانیہ اور فرانس کو انگلش چینل (برطانیہ اور فرانس کے درمیان موجود سمندر) کے نیچے سے ملانے والی ایک 32 میل لمبی ریل سرنگ ہے۔ یہ دنیا کی دوسری سب سے بڑی ریل ٹنل ہے جو 1994ء میں مکمل ہوئی۔ سب سے زیادہ طویل سرنگ جاپان سیکن ٹنل کے نام سے موجود ہے۔

چینل ٹنل کو ’’یوروٹنل‘‘ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ تین سرنگیں ہیں۔ دو ٹیوبز بڑے اور مکمل سائز کی ہیں جہاں سے ریل ٹریفک گزرتی ہے جبکہ ان دونوں ریل ٹیوبز کے درمیان ایک چھوٹی سروس ٹنل ہے جو ایمرجنسی میں باہر نکلنے کے لئے ہے۔ سرنگ میں کئی ایک ایسے دوراہے بھی بنائے گئے ہیں جہاں سے ٹرینیں ایک ٹریک سے دوسرے ٹریک پر راستہ تبدیل کرسکتی ہیں۔

چینل ٹنل کا منصوبہ ایک بہت مہنگا منصوبہ تھا۔ اور انگلش چینل سے سینکڑوں فٹ نیچے یہ طویل سرنگ کھودنے میں تین سال لگے۔

نپولین بوناپارٹ کے دورحکومت میں 1802ء میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان ایک سرنگ کی تجویز پیش کی گئی تھی جس میں ہوا کی گزرگاہ کے لئے چمنیاں بنائی جانی تھیں اور اسے گیس لیمپوں کے ذریعے روشن کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا لیکن اس وقت تکنیکی اعتبار سے یہ ڈیزائن ممکن نہ تھا۔ 1880ء کی دہائی میں ٹنل کے کچھ حصے بنائے گئے لیکن برطانوی فوج کے اس خدشہ اور اعتراض پر کہ اس کے ذریعے برطانیہ پر بیرونی حملہ آسان ہوجائے گا حکومت نے یہ منصوبہ ترک کردیا۔

1974ء میں دوبارہ یہ منصوبہ شروع ہوا لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا۔ اس کے بعد جب برطانیہ یورپی یونین میں شامل ہوا تو ایک مستقل رابطے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ 1986ء میں برطانیہ اور فرانس کے ایک مشترکہ کنسورشیم ’’یوروٹنل‘‘ کو اس کی تعمیر کا ٹھیکہ دے دیا گیا کہ وہ گاڑیوں کی ترسیل کے لئے ایک ریل شٹل سروس اور ایک مسافر ٹرین کے لئے دو سرنگیں تیار کرے۔ چنانچہ 1994ء میں یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

سمندر کی تہہ سے تقریباً 150 فٹ نیچے واقع چینل ٹنل 20 ویں صدی میں انجینئرنگ کا اہم ترین کارنامہ ہے۔ اپنے وقت کا یہ دنیا کا مہنگا ترین تعمیراتی منصوبہ تھا جس کی تکمیل پر 21 بلین ڈالر لاگت آئی۔ اس چینل کی تعمیر کے لئے جو بورنگ مشینیں استعمال ہوئیں وہ خود فٹ بال کے دو گراؤنڈز کی لمبائی سے زیادہ تھیں اور روزانہ 250 فٹ بورنگ کرسکتی تھیں۔ چینل ٹنل 50 کلومیٹر لمبی ہے جس میں سے 39 کلومیٹر سرنگ سمندر کی تہہ کے نیچے ہے۔

پہلے پانچ سالوں میں یہاں سے گزرنے والی ٹرینوں سے 28 ملین مسافروں نے سفر کیا اور 12 ملین ٹن سے زیادہ سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا گیا۔ اس ٹنل سے ٹرینیں 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گزرتی ہیں اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک صرف 20 منٹ میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس چینل کے افتتاح کے صرف ایک سال بعد ہی یہاں پہلا حادثہ پیش آیا جب فرانس سے آنے والی ٹرین میں آگ لگ گئی اور 21 مسافر اس میں پھنس گئے لیکن سروس ٹنل کے ذریعے وہ بحفاظت نکال لئے گئے۔

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ جنوری 2008ء میں محترم چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کی شائع شدہ ایک نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

آئینے کا دل نہ اب چیریں بہت
اس میں آسودہ ہیں تصویریں بہت
جو لکھا ہے اس کو دُہرایا کرو
مت کرو اب اس کی تفسیریں بہت
اب مجھے پڑھنے کی کوشش بھی کرو
پڑھ چکے ہو میری تحریریں بہت
خوبیاں اُن کی مبارک ہوں اُنہیں
مجھ کو مضطر! میری تقصیریں بہت

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

11th June 2010 – 17th June 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.

Friday 11th June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:40	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:25	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th December 1997.
02:25	Historic Facts: part 30.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses.
05:10	Jalsa Salana Scandinavia 2005: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 17th September 2005 from the ladies Jalsa Gah.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:00	Bustann-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 20th December 2003.
08:10	Siraiki Service
08:55	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 12th April 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday sermon
13:10	Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
14:05	Bengali Service
15:15	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15	Friday Sermon [R]
17:20	Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 10th October 2004.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Insight & Science and Medicine Review
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Food for Thoughts: trees and forests.
22:50	Reply to Allegations [R]

Saturday 12th June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th December 1997.
02:40	MTA World News & Khabarnama
03:15	Friday Sermon: rec. on 11th June 2010.
04:25	Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community, rec. on 15th May 2010.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00	Jalsa Salana Scandinavia 2005: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 18th September 2005.
08:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests.
09:00	Friday Sermon [R]
10:10	Indonesian Service
11:10	French Service
12:15	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
12:50	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:50	Bangla Shomprochar
14:50	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzur, recoded on 20th December 2003.
16:00	Khabarnama
16:15	Live Rah-e-Huda: interactive talk show.
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:10	Arabic Service
20:30	International Jama'at News
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:10	Rah-e-Huda [R]
23:40	Friday Sermon [R]

Sunday 13th June 2010

00:55	MTA World News & Khabarnama
01:25	Yassarnal Qur'an
01:50	Tilawat
02:00	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th December 1997.
03:00	Khabarnama
03:20	Friday Sermon: rec. on 11th June 2010.
04:30	Faith Matters
05:30	Land of the Long White Cloud: part 8.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 21st December 2003.
07:35	Faith Matters
08:40	Food for Thought: trees and forests.
09:15	Jalsa Salana Mauritius 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 3rd December 2005.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 27th April 2007.
12:00	Tilawat
12:10	Dars-e-Hadith
12:20	Yassarnal Qur'an
12:50	Bengali Service
13:55	Friday Sermon [R]
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:00	Khabarnama: daily international Urdu news.
16:30	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Food for Thought [R]
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Roshni Ka Safar: Chaudhry Muhammad Yaqub.

Monday 14th June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:40	Tilawat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	International Jama'at News
01:55	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th December 1997.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:35	Friday Sermon: rec. on 11th June 2010.
04:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 7th December 1996.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 4th January 2004.
08:10	Seerat-un-Nabi (saw)
08:40	Le Francais C'est Facile: lesson no. 90.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th February 1998.
10:05	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 9th April 2010.
11:15	Jalsa Salana Speeches: Sultan Ahmad Zafar.
12:00	Tilawat & International Jama'at News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon: rec. on 5th June 2009.
15:15	Jalsa Salana Speeches [R]
16:00	Khabarnama
16:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
17:35	Le Francais C'est Facile [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. 18th December 1997.
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:20	Jalsa Salana Speeches [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Tuesday 15th June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. 18th December 1997.
02:30	Seerat-un-Nabi
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:40	Le Francais C'est Facile: lesson no. 90.
04:10	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th February 1998.
05:15	Jalsa Salana Mauritius 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th December 2005.
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 10th January 2004.
08:10	Question and Answer Session: rec. on 22nd December 1996.
09:30	Spectrum: launch of the Rabwah report.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon.
12:05	Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:50	Yassarnal Qur'an
13:10	Bangla Shomprochar
14:15	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 2nd October 2005.
14:45	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:00	Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15	Question and Answer Session [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
17:45	Historic Facts
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 11th June 2010.
20:35	Insight & Science and Medicine Review
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:10	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:40	Intikhab-e-Sukhan

Wednesday 16th June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd December 1997.
02:30	Learning Arabic: lesson no. 9.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:35	Spectrum: launch of the Rabwah report.
04:00	Question and Answer Session: rec. on 22nd December 1996. Part 1.
05:30	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 2nd October 2005.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Land of the Long White Cloud: part 8.
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 11th January 2004.
08:05	MTA Variety: inauguration of Bait-u-Zikr.
09:00	Question and Answer Session: rec. on 22nd December 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
11:55	Tilawat
12:05	Yassarnal Qur'an
12:25	From the Archives: Friday sermon delivered on 15th February 1985 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on Jihad.
13:35	Bangla Shomprochar
14:35	Jalsa Salana Qadian 2005: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 26th December 2005.
15:45	Khabarnama
16:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:55	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:20	Arabic Service
19:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th December 1997.
20:15	MTA Variety [R]
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:05	Jalsa Salana Qadian 2005 [R]
23:10	From the Archives [R]

Thursday 17th June 2010

00:25	MTA World News & Khabarnama
00:55	Tilawat
01:05	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th December 1997.
02:10	MTA World News
02:25	MTA Variety: inauguration of Bait-u-Zikr.
03:15	From the Archives: rec. on 15th February 1985.
04:25	Land of the Long White Cloud: part 5.
04:50	Jalsa Salana Qadian 2005: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 26th December 2005.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Khilafat Centenary Quiz
07:00	Children's class with Huzoor, recorded on 17th January 2004.
08:05	Faith Matters: part 34.
09:10	English Mulaqat: English question and answer seaaion with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), rec. on 5th February 1994.
10:05	Indonesian Service
11:05	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:15	Yassarnal Qur'an
13:00	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 11th June 2010.
14:00	Jalsa Salana Qadian 2005: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 27th December 2005 from the ladies Jalsa Gah.
14:50	Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, rec. on 21st September 1994.
16:00	Khabarnama
16:25	Yassarnal Qur'an [R]
17:00	English Mulaqat [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:50	Children's class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 Friday 4 June , 2010 Issue No. 23

نائیجر کے ریجن مارادی میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

(رپورٹ عامر ارشاد۔ مبلغ سلسلہ ریجن مارادی)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روئے زمین پر کوئی ایسا حصہ نہیں جہاں مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا پیغام نہ پہنچ رہا ہو جہاں یورپ و امریکہ کے سرسبز و شاداب علاقوں میں احمدیت زندہ باد کی صدائیں گونج رہی ہیں وہاں جب یہی صدائیں افریقہ کے جنگلوں اور صحراؤں میں گونجتی ہیں تو ایک احمدی کی روح پکار اٹھتی ہے کہ خدا کی قسم یہ خدا کا بھیجا ہوا سچا مسیح ہے کیونکہ ایسی جگہوں پر اس پیغام کا نہ صرف پہنچنا بلکہ اس کی قبولیت کے لئے نیک روحیں تیار کرنا کسی انسانی کاوش کا نتیجہ ہرگز نہیں بلکہ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اسی مسیح محمدی اور اس کے غلاموں کے ہاتھوں مقدر ہے۔

چنانچہ صحرائے اعظم میں واقعہ نائیجر کے علاقوں میں بڑے بڑے ریت کے ٹیلوں کے درمیان واقع چھوٹی چھوٹی آبادیوں میں جب ہم تبلیغ کے لئے پہنچتے ہیں اور میگا فون پر احمدیت زندہ باد کی صدائیں ہر طرف گونجتی ہیں تو روح اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے جذبات سے بھر جاتی ہے کہ جس نے ہمیں اس مسیح دوراں پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے خاص فضل و کرم سے یہاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور نیک روحوں کو اس کو قبول کرنے کی توفیق بھی عطا کر رہا ہے، چنانچہ ان نو مبائعین کو احمدیت کے حقیقی رنگ میں ڈھالنے کے لئے مختلف پروگرامز کئے جا رہے ہیں جن میں سے بعض مساعی کی تفصیل بغرض دعا قارئین الفضل کے لئے پیش خدمت ہے۔

تربیتی کورس برائے خدام

پہلی تین روزہ تربیتی کلاس برائے خدام الاحمدیہ مورخہ 19 تا 21 فروری ریجن مارادی کے خدام کی پہلی تین روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی اور اس کلاس کا آغاز بروز جمعہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ہوا۔ چنانچہ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے اس کلاس کی اہمیت اور غرض و غایت بیان کی۔

نماز کے بعد ایم ٹی اے پر حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ براہ راست دکھایا گیا۔ بعد میں لوکل معلم صاحب نے اس کا لوکل ہاؤسا زبان میں خلاصہ پیش کیا۔

ہر دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا جاتا اور بعد نماز فجر درس القرآن ہوتا، ناشتے کے وقفہ کے بعد صبح 9 بجے سے دوپہر ایک بجے تک کلاس لگائی جاتی۔ اس دوران منتخب قرآنی سورتوں کا تلفظ ٹھیک کروایا گیا۔ قرآنی دعائیں، چہل احادیث، احادیث میں درج مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی دعائیں، وضو کا طریق، سادہ نماز اور اختلافی مسائل میں خصوصیت سے وفات مسیح کے دلائل سکھائے گئے۔ بعد نماز عصر تربیتی تقاریر ہوتیں ان میں اطاعت والدین، درود شریف کی برکت اور خلافت کی اہمیت و برکات بیان کی گئیں، اور روزانہ بعد نماز عشاء مجلس سوال و جواب منعقد کی جاتی اور خدام کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جواب دیئے جاتے۔ اس کلاس کے دوران ایک علاقہ کے میئر صاحب بھی مستقل اس کلاس میں شامل رہے۔ بروز اتوار اس کلاس کے اختتامی پروگرام ہوا جس میں تلاوت کے بعد محترم میئر صاحب نے خدام کو نصائح کرتے ہوئے جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی نصیحت کی اور جماعت کے نوجوانوں کی تربیتی امور میں کی جانے والی مساعی کی تعریف کی اور دیگر جماعتی سرگرمیوں کو بھی سراہا۔ بعد ازاں خاکسار نے اختتامی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور یوں اللہ کے فضل سے اس ریجن میں منعقد کی جانے والی یہ پہلی کلاس خدام الاحمدیہ اختتام پزیر ہوئی۔ اس کلاس میں اللہ کے فضل سے ریجن کے 45 خدام نے شرکت کی۔ ان میں بعض نوجوان زیر رابطہ دیہات سے بھی شامل ہوئے۔

پروگرام برائے دعوت الی اللہ

مورخہ 19 اور 20 مارچ کو اس پروگرام میں اللہ کے فضل سے 24 دیہات کے 24 چیفس، 6 چیفس کے نمائندگان، 12 امام، اور 7 صدران جماعت تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز نماز جمعہ کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست دکھایا گیا بعد نماز عصر وفات مسیح اور دیگر مضوعات پر سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ بعد نماز مغرب وڈیو کے ذریعہ مختلف ممالک کی مساجد، جلسہ ہائے سالانہ جات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کا تعارف کروایا گیا۔ ہفتہ کی صبح باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ صبح 8 بجے سے کلاس میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام، بیعت کی اہمیت اور چندوں کی اہمیت بیان کی گئی اور 12 بجے کے قریب اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ تمام نئے زیر رابطہ احباب انتہائی اچھا تأثر لے کر لوٹے اور سب نے ہمیں اپنے گاؤں آکر تبلیغ کی دعوت دی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ ہمیں ہر ایک تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک فطرت لوگوں کو اسے صحیح رنگ میں سمجھنے اور قبولیت کے بعد اس پر مکمل عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے ریجن کی پانچ جماعتوں میں ماہ مارچ کے دوران پانچ جلسے منعقد کئے گئے۔ ان جلسوں میں مجموعی حاضری 350 رہی۔

ان تمام جلسوں میں تلاوت کے بعد 23 مارچ (یوم مسیح موعودؑ) کے دن کی جماعت میں اہمیت، مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد اور جماعت میں بیعت کی تاریخ و اہمیت پر خاکسار نے تفصیلی روشنی ڈالی اور لوکل معلم صاحب نے لوکل زبان ہاؤسا میں اس کا ترجمہ کیا۔

دو روزہ ریفریشر کورس برائے عہدیداران جماعت

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے تمام جماعتوں میں مجالس عاملہ قائم کی گئیں اور اس سلسلہ میں مورخہ 10 اور 11 / اپریل کو دو روزہ ریفریشر کورس برائے ممبران مجالس عاملہ منعقد کیا گیا۔ اس میں ہر جماعت سے تین ممبران (صدر جماعت، سیکرٹری مال اور قائد مجلس صاحبان) کو بلوایا گیا۔ اس کورس کے دوران ان احباب کو جماعتی نظام کا تعارف اس کی تاریخ اور مختلف شعبہ جات کے مختصر تعارف کے ساتھ نظام جماعت کی اہمیت اور اطاعت نظام کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد کے ساتھ کیا گیا اور دوسرے سیشن میں چندہ کی اہمیت اور اس کی وصولی کے بارے میں تفصیلی طور پر بتایا گیا، اور پھر جماعت کی ذیلی تنظیموں کا تعارف کروانے کے بعد قائدین مجالس کو ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا گیا۔ خاص طور پر اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں کا آغاز کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ اس کے اختتامی پروگرام کی صدارت محترم امیر صاحب نائیجر نے فرمائی اور آپ نے اپنی اختتامی تقریر میں ممبران عاملہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعت کے ساتھ محض للہ ہر سطح پر تعاون کی نصیحت کی۔ اس پروگرام میں 13 جماعتوں کے 39 ممبران عاملہ نے شرکت کی اور اجتماعی دعا کے بعد یہ پروگرام اللہ کے فضل و کرم سے اختتام پذیر ہوا۔

قیدیوں کو تبلیغ اور تعلیم القرآن پروگرام

خاکسار نے مارادی کے جیل سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کی اور جیل کا دورہ کیا۔ یہ جیل تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں بڑی عمر کے قیدی دوسرے حصہ میں 13 سے 15 سال کی عمر کے قیدی اور تیسرا حصہ عورتوں کے لئے مختص ہے۔ چنانچہ یہاں موجود کم عمر قیدیوں کے لئے قرآن کلاس کا آغاز کیا گیا۔ پہلے دن خاکسار نے دعا کے ساتھ اس کلاس کا آغاز کروایا اور اللہ کے خاص فضل و کرم سے یہ کلاس ایک ماہ سے جاری ہے جو کہ لوکل معلم عبدالمومن صاحب باقاعدگی سے لے رہے ہیں اور عنقریب عورتوں کی کلاس کا آغاز بھی کر دیا جائے گا۔ مورخہ 11 / اپریل کو امیر صاحب نائیجر، مارادی ریجن کے دورہ پر تشریف لائے تو انہیں یہاں کا وزٹ کروایا گیا اور اس موقعہ پر جیل میں موجود 412 قیدیوں میں جماعت کی طرف سے کھانا تقسیم کیا گیا اور محترم امیر صاحب نے کم عمر 24 قیدیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن دیا، اور نماز کی ادائیگی کے لئے دس صفیں بھی دی گئیں اور یہاں کی مسجد میں قرآن کریم کے 15 پارے اور ایک قرآن کریم (فرنچ ترجمہ کے ساتھ) رکھا گیا۔ اور یہاں نماز کی ادائیگی کے لئے ایک شیڈ بھی بنایا گیا، جیل انتظامیہ نے جماعت کی طرف سے کئے جانے والے تمام اقدامات کو سراہا اور جماعت کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے اور ہمیں مقبول اور بھرپور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁

ہیومینٹی فرسٹ رفیوجی میڈیکل کیمپ یوگنڈا کی خدمات

(رپورٹ: ندیم احمد سعید یوگنڈا)

یکم مارچ 2010ء کو یوگنڈا کے ایک ضلع بوڈوڈا جو کہ امبالے شہر سے 55 کلومیٹر مشرق کی جانب ہے، میں بھاری بارشوں کی وجہ سے خطرناک لینڈ سلائڈنگ واقع ہوئی جس کی وجہ سے پورا ایک گاؤں مٹی اور بھاری پتھروں کے نیچے دب گیا۔ نتیجتاً 360 اموات ہوئیں۔ دو اور گاؤں بھی متاثر ہوئے۔ حکومت نے خطرے کو بھانپتے ہوئے اس علاقے کے دوسرے لوگوں کو پہاڑیوں سے اتار کر محفوظ مقام پر پہنچایا جہاں ان کو کیمپوں میں رکھا گیا۔ جن کی تعداد چار ہزار پانچ سو ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ یوگنڈا کی ٹیم نے وہاں پہنچ کر جائزہ لیا کہ کس پہلو سے ان کی مدد کی جاسکتی ہے۔ جس چیز کی زیادہ کمی محسوس کی گئی وہ طبی امداد تھی۔ سو فوراً اس کی منظوری لے کر وہاں پر میڈیکل کیمپ شروع کر دیا گیا اور حکام کے تعاون سے ایک مہینے سے زیادہ عرصہ تک لوگوں کو طبی امداد فراہم کی۔ یہ کیمپ 15 مارچ سے 22 / اپریل تک جاری رہا۔ اس دوران درج ذیل سروسز مہیا کی گئیں۔

آؤٹ ڈور سروسز۔ ویکسینیشن سروسز۔ اینٹینیٹل کلینک۔ سائیکوسوشل ہیلتھ سروسز۔ فیلڈ لیبارٹری سروسز۔ ہیلتھ ایجوکیشن۔ ریفرل سروسز بذریعہ ایمبولینس۔

دوران ماہ ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم نے پانچ ہزار مریضوں کا فری معائنہ کیا جن میں ملیریا، ڈائیریا،

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں